Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

شمارہ 36

ہفت روزہ

# بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن - بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

21/28 رجب 1425 ہجری 7/14 تبوک 1383 ہش 7/14 ستمبر 2004ء


## اخبار احمدیہ

قادیان 6 ستمبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں حضور پرنور نے سوئٹزرلینڈ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو سلام کو زیادہ سے زیادہ رواج دینے کی نصیحت فرمائی۔ پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس بارک لنا فی عمرہ وامرہ.

# ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اُس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اُس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں

## کلمات طیبات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(قسط 4) (رسالہ الوصیت سے قسط وار)

اس جگہ ایک امر اور قابلِ تذکرہ ہے کہ جیسا کہ مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ ''بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں''۔ اور فرمایا کہ ''تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا''۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کیلئے تیار ہو جائے اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔

اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ مَیں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کیلئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرضِ التواء میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی مَیں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے مَیں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب

بقیہ صفحہ ( 14 ) پر ملاحظہ فرمائیں

# اسلام سلامتی کا پیغام ہے ہر احمدی کو اسے دنیا میں پھیلانا چاہئے

## سلام کو اس قدر رواج دو کہ تمہارے دل کی کدورتیں اور اندر کے میل صاف ہو جائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳ ستمبر ۲۰۰۴ بمقام سوئٹزرلینڈ

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی

یا ایھا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اھلھا ذلکم خیر لکم لعلکم تذکرون وان لم تجدوا فیھا احدا فلا تدخلوھا حتی یوذن لکم وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکی لکم واللہ بما تعملون علیم

(النور ۲۸،۲۷) پھر فرمایا ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیج لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو اور اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو ان میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں اس کی اجازت ملے اور اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جایا کرو تمہارے لئے یہ بات زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب جانتا ہے۔

پھر فرمایا ہر معاشرے میں ملنے جلنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں اچھی طرح ملنے والے کو اچھے اخلاق کا مالک سمجھا جاتا ہے اچھے اخلاق والے جب ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو دیکھ کر چہرے پر شگفتگی اور مسکراہٹ لاتے ہیں ایک دوسرے کو نہ پہچانتے ہوں تب بھی چہرے پر نرمی ہوتی ہے۔ اور جو اچھی طرح سے نہ ملے عموماً اسکے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے کہ یہ بڑا بداخلاق ہے کسی کام کے سلسلہ میں اس کو ملنے گیا اور بڑی بداخلاقی سے پیش آیا بڑے بے ہودہ اخلاق کا مالک ہے کام نہیں کرنا تھا نہ کرتا لیکن مل تو اخلاق سے لیتا وغیرہ اس قسم کی باتیں ہوتی ہیں فرمایا مختلف لوگوں کے آپس میں ملنے کے مختلف طریقے ہیں لیکن اسلام نے ہمیں جو طریق سکھایا ہے اور ہر فرد کو اپنے اندر رائج کرنا چاہئے وہ ہے سلام کرو یعنی ایک دوسرے پر سلامتی کی دعا بھیجو اور ایک دوسرے کو بہتر الفاظ میں دعا دینے کی گنجائش ہو تو بہتر الفاظ میں دعا دو

بقیہ صفحہ ( 13 ) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# ہمارے اجتماعات تربیت کا مؤثر ذریعہ ہیں

ماہ ستمبر و اکتوبر میں ذیلی تنظیموں مجلس انصاراللہ خدام الاحمدیہ اطفال الاحمدیہ لجنہ اماءاللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے مقامی صوبائی اور ملکی سالانہ اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں یہ اجتماعات دینی ذہنی ورزشی اور روحانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور بڑھانے کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ اس لئے ہر فرد جماعت کو چاہئے کہ اپنی سطح کے اجتماع میں ضرور شامل ہو اور اس کے مرتب شدہ پروگراموں میں پوری تیاری کے ساتھ حصہ لے۔

سال کے آغاز میں ہی اجتماع کمیٹی ایسے پروگرام بناتی ہے جس سے ان اجتماعات کو پہلے سے بہتر اور مؤثر بنایا جاسکے۔ ان اجتماعات میں ذکر الٰہی دعاؤں عبادات کا بھی اجتماعی رنگ میں موقعہ ملتا ہے اسی طرح لائحہ عمل کے مطابق سال بھر اپنی مجلس کیلئے کی گئی مساعی کو پیش کرنے اس کا جائزہ لینے کا بھی موقعہ ملتا ہے اور آئندہ اپنے کاموں میں مزید اصلاح ہوکر بہتر رنگ میں کام کرنے کے پروگرام مرتب کئے جاتے ہیں اور فاستبقوا الخیرات کے ارشاد باری تعالیٰ کو عملی رنگ میں اختیار کرنے کا موقعہ بھی میسر آجاتا ہے۔ جو بچے بچپن سے ہی ان اجتماعات کے علمی و ورزشی اور ذہنی پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں ان کی صلاحیتیں مزید ترقی کرتی ہیں اور بچپن سے ہی ان کے اندر دینی روح اور جذبہ پیدا ہوجاتا ہے اور جو بچے بچپن سے ہی ایسے مواقع پر ڈیوٹیاں دیتے ہیں ان میں انتظامی صلاحیتیں ترقی کرتی ہیں اور ذاتی تجربات ہوتے ہیں اور آئندہ بڑے بڑے اجتماعات کے مواقع پر ڈیوٹیاں سرانجام دینے کی صلاحیت و توفیق پیدا ہوجاتی ہے علمی لحاظ سے مختلف علمی عناوین پر بزرگان اور علماء کی تقاریر ہوتی ہیں اسی طرح علمی مذاکرات ہوتے ہیں جن سے مختلف پہلوؤں سے علمی و ذہنی صلاحیتوں میں ترقی ہوتی ہے۔

مختلف علاقوں سے آنے والے بھائیوں کا تعارف ہوتا ہے اور آپسی محبت کے تعلقات بڑھتے ہیں اس طرح چار دن سب کو اسلامی روایات پر اجتماعی طور پر پابندی کرنے کا موقعہ ملتا ہے اور اپنی کمزوریوں کا علم ہوتا ہے اور انہیں دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بہت سی ایسی باتیں سیکھنے کا موقعہ بھی ملتا ہے جو آئندہ مستقل طور پر نیکی کی صورت میں زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں۔

ان اجتماعات میں خاص طور پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ترین ارشادات سننے کا موقعہ ملتا ہے جو تربیتی لحاظ سے نہایت اہمیت اور ضرورت کا حامل ہوتے ہیں اور ان پر عمل کرنے سے بحیثیت فرد اور بحیثیت جماعت معاشرہ اصلاح پذیر ہوتا جاتا ہے۔

ان اجتماعات میں ہر فرد خواہ کوئی طفل ہو یا خادم یا ناصر یا ناصرہ یا ممبرات لجنہ ایک گروپ و حزب میں پہلے حصہ لیتا ہے وہاں سے نمایاں طور پر کامیاب ہوکر مقامی اجتماع میں حصہ لیتا ہے وہاں سے کامیاب ہوکر صوبائی اجتماع میں حصہ لیتا ہے اور وہاں سے کامیاب ہوکر ملکی سطح پر مختلف علمی و ورزشی و دینی ذہنی مقابلوں میں حصہ لیتا ہے اسطرح ایک طرف ہر ایک کو اپنے معیار کا پتہ چلتا ہے اور وہ آگے بڑھنے کی مزید کوشش کرتا ہے اور دوسری طرف ہر مجلس میں ایسے لائق اور ماہر افراد کا بھی علم ہوجاتا ہے جو اپنے اپنے علاقہ کے سیکھنے والے افراد کی رہنمائی اور بہتری کے سامان کرسکیں۔

اس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان مجالس کا قیام کرکے ہر طبقہ کے افراد جماعت کو ایک ایسے سلسلہ میں باندھ دیا ہے جہاں ہر فرد کی بچپن سے ہی اور عمر کے تقاضوں کے لحاظ سے مسلسل تربیت ہوسکے اور سال میں کم از کم ایک موقعہ ایسا ضرور مل جائے جس میں اس کو پتہ چل سکے کہ وہ کس معیار اور حد تک پہنچ چکا ہے اور مزید ترقی کی کتنی ضرورت ہے اور اس کے لئے کیا صورت اختیار کی جائے۔

ہمارے یہ اجتماعات پیش خیمہ ہیں اس عالمی اجتماع کا جو سال میں ایک بار حج کے دنوں میں آتا ہے اور جس میں حاضر ہونا اور شامل ہونا ہر مسلمان پر فرض ہے ان شرائط کے ساتھ جو اس کے لئے ضروری ہیں۔ خدا کرے کہ ہم اپنے تدریجاً بڑھتے ہوئے اجتماعات سے گذرتے ہوئے اس عالمی اجتماع میں شریک ہونے اور اس سے کماحقہ استفادہ کرنے والے بنیں۔

قادیان میں منعقد ہونے والے اجتماعات کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ یہاں آنے والے افراد کو مقامات مقدسہ بیت الذکر بیت الفکر بیت الدعا مسجد اقصیٰ اور مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حاضر ہونے ان جگہوں پر دعائیں کرنے ان کی زیارت کرنے کا موقعہ بھی مل جاتا ہے جو شعائر اللہ ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ برکتوں اور فضلوں کے وارث بنادیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام نے بار بار مرکز میں آنے اور اس سے رابطہ رکھنے اور اجتماعات میں شریک ہونے کی بار بار توجہ دلائی ہے اسلئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ جس کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ ضرور قادیان آئے اور خاص طور پر سالانہ جلسہ اور اجتماعات کے موقعہ پر آنے کی خود بھی کوشش کرے اور اپنے ساتھ نومبائعین بھائیوں کو بھی لائے اور یہاں آکر ان مبارک ایام سے کماحقہ استفادہ کرے اور فضول گوئی اور لہو و لعب میں پڑکر اپنے وقت کو ضائع نہ کرے اور خدا کے افضال و برکات کو سمیٹ کر جائیں اور اپنے اپنے علاقوں میں ان کو پھیلائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے آمین۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

:: آپ کے خطوط ::

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں

# ہدیہ تبریک

بخدمت سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ تمام بخیر و عافیت ہوں خاکسار صوبائی صدر محمودہ رشید اور مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش آپ کی خدمت عالیہ میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں الحمدللہ ثم الحمدللہ کے آپ کے دور خلافت کا دوسرا جلسہ سالانہ یوکے 30-31 جولائی و یکم اگست 2004ء نہایت تزک و احتشام کے ساتھ خلوص محبت اپنائیت کے شاندار روحانی خوشگوار ماحول میں اختتام کو پہنچا۔ جلسہ گاہ کے دلکش حسین نظارے پرمسرت پرکیف اور روح پرور سماں اور جلسے کے ان حسین لمحات اور پرفضا ماحول میں انوکھے اچھوتے اور دلکش نغمات اور نعروں کی گونج سے تثلیث کی بنیادیں ڈھل رہی تھیں دیار غیر میں تثلیث کی سرزمین پر ایسے الوہی نظارے محض نظام خلافت کے ہی معجزے ہیں کہ دریا سمندر میں ڈھل رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ لندن کے تین دن ہر احمدی گھرانے میں کسی شاندار تقریب کا سماں چھایا ہوا تھا ہر کوئی جلسہ کی تیاری میں مصروف تھا جیسا کہ ان کے گھر میں کوئی تقریب منعقد ہو رہی ہے۔ اور پھر جلسہ کے دوران خوش گفتار مقررین معتبر و منور شخصیتیں جماعتی کاموں سے والہانہ محبت و شیفتگی رکھنے والے آج بھی ایسی سدا بہار شخصیتیں موجود ہیں جو جماعتی وقار کو سرسبز و شاداب رکھنے کیلئے کوشاں ہیں۔ جلسہ کے تین دن ہر گھر میں بڑی گہما گہمی رہی خوشی و مسرت سے ہر چہرہ ہشاش بشاش نظر آرہا تھا اور پھر ہمارے پیارے خلیفہ کے خطابات سیدھے سادے عام فہم الفاظ کہ کم علم والے بھی آپ کے مفہوم کو جان سکے کسی طرح کی دھمکی نہیں تنبیہ نہیں خوفزدہ ذرا و نا انداز نہیں بلکہ انتہائی مشفق و مہربان پیار بھرا بزم دھیمے دھیمے لب و لہجے میں ناصحانہ انداز جو ایک دم تیر بہدف کا کام کر جاتا ہے۔

کچھ لوگ اور کچھ شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جو تاریخ ساز کہلاتی ہیں لیکن کچھ شخصیتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جنہیں تاریخ از خود بڑے ہی تزک و احتشام اور شان و شوکت کے ساتھ اپنے دامن میں جگہ عطا فرماتی ہے ایسی ہی متبرک شخصیتوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفا کے نام ہیں جنہوں نے مسلمان را مسلمان باز کردن کا سنہرا کارنامہ انجام دیا۔ اور پھر حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ساری دنیا مرہون منت ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے ایم ٹی اے کا اجراء فرما کر خصوصاً جماعت احمدیہ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔

ہماری دلی دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں اللہ پاک ہمارے پیارے خلیفہ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے آپ ایسے لاتعداد جلسے اپنے دور خلافت میں منعقد فرمائیں اور لحظہ بہ لحظہ کامیابی و کامرانی آپ کے قدم چومے آمین۔ ہم سب آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم سب اپنے مفوضہ فرائض دینی خدمات کو بہتر رنگ میں انجام دیں اور ہماری نسلیں بھی صحیح معنوں میں خادم دین کہلائیں۔ ہم ہیں۔ (صوبائی صدر و مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش)

صرف اشعار ہی یہ نہیں ہیں مرے
جو بھی سمجھیں گے مطالب وہی ہیں مرے
ہم خلیفہ کے ہیں جو مسیح پہ فدا
اور مسیح تھے محمدؐ پہ جاں سے فدا
یہ تو دیکھو شریعت پہ اب کون ہیں
جس شریعت کے بانی خدا پہ فدا
جان لو دیکھ لو اب سمجھ لو یہ تم
میں خلافت کا ہوں تو خدا ہے مرا
تم خلافت کی رسی کو تھامے رہو
چھوڑ دو تم اگر تم ہی پچھتاؤ گے
آج انورؔ کی باتیں گرہ باندھ لو
پھر سمجھنے کی توفیق بھی پاؤ گے

(محمد عبدالہادی طالب انور حیدرآبادی حال مقیم ممبئی)

# خطبہ جمعہ

## نیکیوں کی معراج حاصل کرنے کے لئے تمام نیکیاں بجا لانا ضروری ہے

# لغویات ایک حد کے بعد گناہ میں شمار ہونے لگتی ہیں

## تربیتی مضامین پر ایک جامع اور پرمعارف خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۲۰؍اگست ۲۰۰۴ء بمطابق ۲۰؍ظہور ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ، منہائم (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

اشھد ان لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ. اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ. فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ. اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ. الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾۔(سورۃ المومنون آیات 2تا 12)

انسان دنیا میں بہت سی ایسی باتیں کر جاتا ہے کہ جو برائیوں کی طرف لے جانے والی اور خدا تعالیٰ سے دور کرنے والی ہوتی ہیں اور اچھے بھلے سمجھدار لوگ جن کو دین کا بھی علم ہوتا ہے وہ بھی بعض دفعہ ایسی باتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ اس قسم کے لوگ بھی ایسی باتیں کر سکتے ہیں۔ یہ باتیں، یہ حرکتیں جو جان بوجھ کر کی جارہی ہوں یا انجانے میں کی جارہی ہوں لغو، فضول یا بیہودہ حرکتوں میں شمار ہوتی ہیں۔ اور ایسی حرکتیں کرنے والے یا باتیں کرنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ تو ہلکی پھلکی باتیں ہیں مذاق کی باتیں ہیں، دل لگانے کی باتیں یا حرکتیں ہیں۔ لیکن اُن کو پتہ نہیں چلتا کہ یہی باتیں بعض دفعہ پھر برائیوں کی طرف لے جانے والی اور خدا تعالیٰ کے احکامات سے پرے ہٹانے والی بن جاتی ہیں۔ اس لئے ایک مومن کو ہمیشہ ان سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ اپنی فلاح اور کامیابی کے لئے بھی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بھی ان سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا حاصل کرنے والوں، اپنے فضلوں اور اپنی رحمتوں کے وارث بننے والوں، اپنی جنتوں کے وارث بننے والوں کے لئے مختلف طریقے سکھائے ہیں کہ اگر ان راستوں پر چلوگے اس طرح اپنی اصلاح کروگے تو پھر میری جنتوں کے وارث ٹھہروگے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا کہ میری جنتوں تک پہنچنے کی جو سیڑھی ہے اس کے یہ یہ قدم ہیں، یہ یہ درجے ہیں۔ ہر سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے اگر میری رضا حاصل کرنے کی کوشش کروگے تو فردوس کے مالک ہوگے۔ یعنی میری اُس جنت کے وارث ہوگے جو تمام جنتوں کا مجموعہ ہے۔

وہ اعمال کیا ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی جنتوں کے وارث ہوگے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اس کے مختلف درجے ہیں۔ فرمایا پہلا زینہ یا درجہ نمازوں میں عاجزی دکھانا ہے۔ دوسرا زینہ یہ ہے کہ لغویات سے پرہیز کرنا۔ تیسرا درجہ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنا ہے۔ پھر چوتھی سیڑھی یا درجہ یہ ہے کہ فروج کی حفاظت کرنا یعنی شرمگاہوں کی۔ اسی طرح منہ آنکھ کان وغیرہ کی بھی حفاظت کرنا اور ان کا صحیح استعمال کرنا۔ پھر پانچواں قدم اس سیڑھی کا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق سے کئے گئے عہدوں اور وعدوں کی ادائیگی۔ پھر چھٹا درجہ ہے کہ نمازوں کی حفاظت کرنے والے یہ لوگ ہوتے ہیں۔ یعنی ایک فکر کے ساتھ اپنی نمازوں کی بروقت ادائیگی کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ تو جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فردوس کے وارث بننے کے لئے، میری جنتوں کے وارث بننے کے لئے تمہیں یہ تمام منزلیں طے کرنی ہوں گی۔ ان میں سے کسی درجے کو بھی کم نہ سمجھو۔ یہ تمہیں بتدریج اُس معیار تک پہنچانے کے لئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا معیار ہے۔ اس لئے ان آیات کے شروع میں ہی بتادیا کہ تمہاری فلاح، تمہاری کامیابی، تمہارا اپنے مقصد کو حاصل کرنے کا دعویٰ اسی صورت میں حقیقت ہوگا جب ہر درجے اور اس سیڑھی کا ہر قدم جس پر تم کامیابی سے چڑھ جاؤ تمہیں اگلے قدم یا اگلے درجے کی طرف لے جانے والا ہو۔ پس نیکیوں کی معراج حاصل کرنے کے لئے تمام نیکیاں بجالانا ضروری ہے۔ اس لئے کسی ایک نیکی کو بھی کسی صورت میں بھی کم نہ سمجھو۔ کیونکہ آخری منزل پر پہنچنے تک ہر وقت یہ خطرہ ہے۔ جب تک تم آخری منزل تک پہنچ نہیں جاتے یہ خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے کہ کسی ایک قدم پر کسی ایک سیڑھی پر سے بھی تمہارا پاؤں کہیں پھسل نہ جائے۔ اگر پاؤں پھسلا تو تم پھر اپنی پہلی حالت میں واپس آجاؤ گے۔ اس لئے وہی مومن فلاح پانے والے ہوں گے جو ہر سیڑھی پر پاؤں رکھتے ہوئے اپنے مقصد حیات کو حاصل کرکے اللہ تعالیٰ کی جنتوں تک پہنچ جائیں گے اور جب وہاں پہنچ جائیں گے تو فرمایا پھر فکر کی کوئی بات نہیں ہے تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو کیونکہ اب تمہاری اس محنت کی قدر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ بھی تمہاری حفاظت کرے گا۔

ان آیات میں بیان کیا گیا نیکیوں کو حاصل کرنے کا ہر درجہ کیونکہ ایک تفصیل چاہتا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس کی بڑی تفصیل سے تفسیر بیان فرمائی ہے۔ ساروں کی تفصیل تو بیان نہیں ہوسکتی، اس وقت میں نسبتاً ذرا تفصیل سے اس سیڑھی کے دوسرے درجے یعنی ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ کے بارے میں کچھ کہوں گا۔

لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغویات میں ڈوبنے کی یہ بیماری آجکل کچھ زیادہ جڑ پکڑ رہی ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ بیماری تقویٰ میں بھی روک بنتی ہے۔ اور اس طرح غیر محسوس طور پر اس کا حملہ ہو رہا ہے کہ اس بیماری کی گرفت میں آنے کے بعد بھی انسان کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ کس بیماری میں گرفتار ہے اور کیونکہ پورا معاشرہ ہر جگہ اور ہر علاقے میں ہر ملک میں اس بیماری میں مبتلا ہے اس لئے اس بیماری کے لپیٹ میں آکر بھی پتہ نہیں لگتا کہ ہم اس بیماری میں گرفتار ہیں۔ بعض قریبی عزیزوں کو بھی اس وقت پتہ چلتا ہے جب ان لغویات کی وجہ سے ان کے حقوق متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ بیویاں بھی اس وقت شور مچاتی ہیں جب ان کے اور ان کے بچوں کے حقوق مارے جارہے ہوں۔ اس سے پہلے وہ بھی معاشرے کی روشنی کا نام دے کر اپنے خاوندوں کی ہاں میں ہاں ملا رہی ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ خود بھی ان لغویات میں شامل ہو رہی ہوتی ہیں تو اسی طرح ماں باپ، دوست احباب اس وقت تک کچھ توجہ نہیں دیتے جب تک پانی سر سے اونچا نہیں ہو جاتا۔ نظام جماعت کو بھی پتہ نہیں لگ رہا ہوتا جب تک کسی دوست یا عزیز رشتہ دار کی طرف سے یہ نہ پتہ چل جائے کہ لغویات میں مبتلا ہے۔ بظاہر ایک شخص مسجد میں بھی آرہا ہوتا ہے اور جماعتی خدمات بھی بجالا رہا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بعض قسم کی غلط حرکتوں میں، لغویات میں بھی مبتلا ہوتا ہے اس لئے یہ نہایت اہم مضمون ہے جس پر کچھ کہنا ضروری ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ بعض لوگ بعض باتیں اور حرکتیں ایسی کر رہے ہوتے ہیں جو اُن کے نزدیک کوئی برائی نہیں ہوتی حالانکہ وہ لغویات میں شمار ہو رہی ہوتی ہیں اور نیکیوں سے دور لے جانے والی ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ جائز بات بھی غلط موقع پر لغو ہو جاتی ہے۔

اب میں بعض تفسیریں بیان کرتا ہوں۔ علامہ فخر الدین رازیؒ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ کی تفسیر کے تحت لکھتے ہیں کہ اس بارے میں متعدد اقوال ہیں۔ بہت سے لوگوں نے کہا ہے۔

ایک یہ کہ اللّغو میں تمام حرام اور تمام مکروہ شامل ہیں۔ دوسرے یہ کہ اللّغو سے مراد صرف ہر حرام ہے۔ تیسرے یہ کہ اللّغو کا لفظ خصوصی طور پر قول وکلام میں معصیت پر دلالت کرتا ہے۔ پھر یہ کہ اللّغو سے مراد وہ حلال ہے جس کی حاجت نہیں۔ (تفسیر کبیر رازی)

تو مختلف مفسرین نے جو اس کے مختلف معنی کئے ہیں یعنی حرام چیزیں لغویات میں شامل ہیں، ایک تو اس کی یہ تفسیر ہوگئی جو بڑی واضح ہے۔ مکروہ چیزیں لغویات میں شامل ہیں۔ پھر ایک نے یہ لکھا ہے کہ لغو کا لفظ خاص طور پر بات چیت میں غلط اور گناہ کی باتیں کرنے کو کہتے ہیں۔ اور ایک معنی یہ ہیں کہ ایسا جائز یا حلال کام بھی جس کی کسی مومن کو ضرورت نہیں ہے وہ بھی اگر وہ کرتا ہے تو وہ بھی لغویات میں شمار ہوتا ہے۔ تو دیکھیں لغویات سے بچنے کے لئے کس قدر باریکی میں جاکر لوگوں نے اس کے معنے نکالے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: "اللّغو میں کل باطل، کل معاصی، لغو میں داخل ہیں، تاش، گنجفہ، چوسر سب ممنوع ہیں۔ گپیں ہانکنا، نکتہ چینیاں وغیرہ۔"

(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 171)

یعنی ہر قسم کا جھوٹ غلط اور گناہ کی باتیں تاش کھیلنا، اس قسم کی اور کھیلیں۔ آجکل دکانوں پر مشینیں پڑی ہوتی ہیں چھوٹے بچوں کو جوئے کی عادت ڈالنے کے لئے، رقم ڈالنے کے بعد بعض نمبروں کی گیمیں ہوتی ہیں کہ یہ ملاؤ، اتنے پیسے ڈالو تو اتنے پیسے نکل آئیں گے تو اس طرح جیتنے سے اتنی بڑی رقم حاصل ہو جائے گی، یہ سب لغو چیزیں ہیں۔ اسی طرح بیٹھ کر مجلسیں جمانا، گپیں ہانکنا، پھر دوسروں پر بیٹھ کے اعتراض وغیرہ کرنا یہ سب ایسی باتیں ہیں جو لغویات میں شامل ہیں۔

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ کی وضاحت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "دوسرا کام مومن کا یعنی وہ کام جس سے دوسرے مرتبہ تک قوت ایمانی پہنچتی ہے اور پہلے کی نسبت ایمان کچھ قوی ہو جاتا ہے، عقل سلیم کے نزدیک یہ ہے کہ مومن اپنے دل کو جو خشوع کے مرتبہ تک پہنچ چکا ہے لغو خیالات اور لغو شغلوں سے پاک کرے۔ کیونکہ جب تک مومن یہ ادنیٰ قوت حاصل نہ کرلے کہ خدا کے لئے لغو باتوں اور لغو کاموں کو ترک کر سکے جو کچھ بھی مشکل نہیں اور صرف گناہ بے لذت ہے اس وقت تک یہ طمع خام ہے کہ مومن ایسے کاموں سے دستبردار ہو سکے جن سے دستبردار ہونا نفس پر بہت بھاری ہے اور جن کے ارتکاب میں نفس کو کوئی فائدہ یا لذت ہے۔ پس اس سے ثابت ہے کہ پہلے درجہ کے بعد کہ ترک تکبر ہے (یعنی پہلا درجہ ترک تکبر ہے عاجزی دکھانا) دوسرا درجہ ترک لغویات ہے۔ اور اس درجہ پر وعدہ جو لفظ اَفْلَحَ سے کیا گیا ہے یعنی فوز مرام اس طرح پر پورا ہوتا ہے کہ مومن کا تعلق جب لغو کاموں اور لغو شغلوں سے ٹوٹ جاتا ہے تو ایک خفیف سا تعلق خدا تعالیٰ سے اس کو ہو جاتا ہے اور قوت ایمانی بھی پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور خفیف تعلق اس لئے ہم نے کہا کہ لغویات سے تعلق بھی خفیف ہی ہوتا ہے" (جیسا کہ پہلے فرمایا کہ باقی گناہوں کے نسبت بعض لغویات چھوڑنی بڑی آسان ہوتی ہیں) "پس خفیف تعلق چھوڑنے سے خفیف تعلق ہی ملتا ہے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد21 صفحہ 230-231)

تو فرمایا اَفْلَحَ کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے ان لغو کاموں کو چھوڑنے سے پورا کرنا ہے لیکن جیسے کہ پہلے بھی بتایا ہے یہ کامیابی کا ایک حصہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہے، ایک درجہ ہے کہ لغو کام جب انسان چھوڑتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے سے کچھ تعلق جوڑتا ہے اس کے تعلق میں بھی کچھ اضافہ ہوتا ہے اور پھر ایمان میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

ایک دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: "ایسے مومن کو خدا تعالیٰ کی طرف کچھ رجوع تو ہو جاتا ہے مگر اس رجوع کے ساتھ لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو شغلوں کی پلیدی لگی رہتی ہے جس سے وہ انس اور محبت رکھتا ہے۔ ہاں کبھی نماز میں خشوع کے حالات بھی اس سے ظہور میں آتے ہیں لیکن دوسری طرف لغو حرکات بھی اس کے لازم حال رہتی ہیں اور لغو تعلقات اور لغو مجلسیں اور لغو ہنسی ٹھٹھا اس کے گلے کا ہار بنا رہتا ہے گویا وہ دو رنگ رکھتا ہے کبھی کچھ اور کبھی کچھ"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد21 صفحہ 235)

تو دیکھیں یہاں آپ نے فرمایا کہ یہ لغویات جن سے تعلقات ہیں تمہارے گلے کا ہار بن رہے ہوتے ہیں۔ یہاں جلسوں پر آتے ہیں خطبہ جمعہ سنتے ہیں، نمازوں میں کبھی کبھی بڑا ذوق شوق بھی پیدا ہو جاتا ہے لیکن یہ جو لغو تعلقات ہیں یہ تمہارے گلے کا ہار بنے ہوئے ہیں۔ ان مجلسوں، اجتماعوں اور نمازوں کے بعد تمہارے دل پر جو اثر ہوتا ہے اس کی وجہ سے تم نیکیوں کے راستے اختیار کرنا چاہتے ہو۔ لیکن یہ جو لغو تعلقات ہیں، یہ فضول قسم کے جو لوگ ہیں اور فضول قسم کے لوگوں کی جو دوستیاں ہیں یہ تمہیں پھر واپس انہیں راستوں پر ڈال دیتی ہیں۔ جلسوں کے بعد اجتماعوں کے بعد، جمعہ کے بعد دل پر بعض دفعہ بڑا گہرا اثر ہوتا ہے اور انسان ارادہ کرتا ہے کہ اب میں نے نیکی کی طرف ہی آگے قدم بڑھانا ہے۔ لیکن جب شام ہوتی ہے گھر سے نکلے بازار گئے، کوئی کام کرنے کے لئے گئے، کوئی دوست مل گیا بڑی محبت کا اظہار کیا بڑے طریقے سے بڑی خوبیاں گنوا کر کسی لاٹری کا تعارف کرا دیا۔ تمہارے پیسے بھی اسی طرح ضائع کئے کہ لالچ تو یہ دیا کہ پیسے ضائع نہیں ہوں گے لیکن حقیقت میں پیسے ضائع ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ آپ کے پیسوں کے ساتھ اپنے پیسے بھی ضائع کر رہا ہوتا ہے۔ یا پھر ریس جیتنے کے لئے جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ مختلف جگہوں پر بعض مشینیں لگی ہوتی ہیں بعض گیمز پڑی ہوتی ہیں خاص طور پر نوجوان اور بچے، ویسے تو بڑے بھی اس میں کافی دلچسپی لیتے ہیں، باتوں باتوں میں ہی ان کو کھیلنے میں لگا دیا۔ اس طرح وہ دوستوں کی باتوں میں آگئے۔ یا ایسے دوست جن کو سگریٹ پینے کی عادت ہوتی ہے ان کے ساتھ تعلق کی وجہ سے سگریٹ کی عادت پڑ جاتی ہے۔ پھر بڑھتے بڑھتے دوسری نشہ آور اشیاء بھی استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگ جو اس طرح بگاڑنے کی کوشش کریں غلط قسم کے بیہودہ اور لغو لوگوں کے زمرے میں آتے ہیں، ان سے تعلقات ختم کرنے چاہئیں۔

جلسہ کے دنوں میں بھی بعض دفعہ بعض ایسے نوجوان یہاں آجاتے ہیں جو نشے کے عادی ہوتے ہیں چاہے ایک آدھ ہی ہو۔ کیونکہ اتنی جرأت کرکے وہی لوگ آتے ہیں جو نشہ کا کاروبار کرنے والوں کے بعض دفعہ ایجنٹ بھی ہوتے ہیں۔ اور یہاں آکر نوجوانوں کو باتوں باتوں میں لغویات میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ جو لغویات ہیں ایک حد کے بعد یہ گناہ میں شمار ہونے لگ جاتی ہیں تو اس طرح آپ کو بعض لوگ گناہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر لغو مجلسیں ہیں جہاں بیٹھ کر لوگوں کے متعلق باتیں ہو رہی ہوتی ہیں، ہنسی ٹھٹھا کیا جا رہا ہوتا ہے۔ یہ تمام مجالس بھی لغو مجالس ہیں ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر یہ دن جو جلسے کے دن ہیں یہ آپ کی اصلاح کے دن ہیں، ایک ٹریننگ کے لئے آپ یہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔ ان دنوں میں اگر ان برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں اور اپنے پر فرض کرلیں کہ ہم نے صرف اور صرف جلسے کے پروگراموں سے ہی فائدہ اٹھانا ہے کسی بھی قسم کی فضول یا لغو باتوں میں نہیں پڑنا تاکہ ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوں، تاکہ ہماری یہ کوشش ہو کہ ہم کامیابی کی سیڑھی کے اگلے قدم پر پاؤں رکھنے کے قابل ہو سکیں تو ایسے لوگوں کی دعوت پر جو برائی کی طرف بلانے کی دعوت دیتے ہیں قرآن کے حکم کے مطابق عمل کریں کہ ﴿وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا﴾ یعنی جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔ بغیر اس طرف توجہ دیئے گزر جاتے ہیں۔ تو جہاں یہ حکم ہے کہ لغو کے پاس سے وقار کے ساتھ منہ پرے کرکے گزر جاؤ وہاں اس آیت میں اس سے پہلے یہ حکم بھی ہے کہ ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ کہ ایسے تعلقات جو لوگوں سے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے ہیں جو لوگوں کے خلاف منصوبے بنانے والے ہیں وہ جھوٹے بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ کہیں بھی جھوٹی گواہی کی ضرورت پڑے تو وہ دریغ نہیں کرتے۔ اس لئے یاد رکھو کہ یہ لوگ تمہیں بھی جھوٹ بلوانے کی کوشش کریں گے۔ تمہارے سے بھی ایسی حرکات سرزد کروائیں گے کہ تم بھی جھوٹ بولنے پر مجبور ہو جاؤ۔ اس لئے جب کبھی ایسے لوگ تمہارے قریب آئیں تو یاد رکھو کہ شیطان تمہارے خلاف حرکت میں آگیا ہے اب اپنی خیر منا لو، اب تم جھوٹ بولنے کے لئے تیار ہو جاؤ اب تم بھی جرائم میں ملوث ہونے والے ہو۔ اس لئے بہتر ہے کہ اگر تم سچے ہو، سچے بننا چاہتے ہو، اپنا دامن بچانا چاہتے ہو تو ان لوگوں سے بچ کر رہو تاکہ ہمیشہ سچ پر قائم رہو کیونکہ

نونیت جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
NAVNEET JEWELLERS
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

یہ سب لغو تعلقات والے لوگ ہیں۔اس لئے بڑے وقار سے ان لوگوں سے پہلو بچاتے ہوئے پرے ہو جاؤ،ایک طرف ہو جاؤ۔ان کی دوستی کی باتیں،ان کی چکنی چوپڑی باتیں تمہیں ان لغویات میں کہیں ملوث نہ کردیں یہ بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔یاد رکھیں کہ یہ ہنسی ٹھٹھے اور دوسروں کے جذبات کا خیال نہ رکھنے والی باتیں جب منہ سے نکلیں گی تو مزید برائیوں کی دلدل میں پھنساتی چلی جائیں گی۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے ہی وارننگ دے دی ہے کہ جھوٹ جو سب برائیوں کی جڑ ہے اس سے پرہیز کرو اس سے بچو تا کہ تمام لغویات سے بچے رہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔جب گفتگو کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے،جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے، جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت سے کام لیتا ہے۔(بخاری کتاب الادب. باب قول اللہ تعالیٰ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصدقین)

تو یہاں مزید کھول دیا کہ جھوٹ ایسی چھوٹی برائی نہیں ہے کہ کبھی کبھی بول لیا تو کوئی حرج نہیں۔ یہ ایک ایسی حرکت ہے جو منافقت کی طرف لے جانے والی ہے۔ہر کوئی اپنا جائزہ لے تو بڑی فکر کی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر بعض دفعہ اپنے آپ کو بچانے کے لئے یا مذاق میں یا کوئی چیز حاصل کرنے کے لئے جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں،غلط بیانی سے کام لے رہے ہوتے ہیں۔پھر وعدہ خلافی ہے یہ بھی جھوٹ کی ہی ایک قسم ہے۔قرض لے کر ٹال مٹول کر دیا وعدہ خلافی کرتے رہے،توفیق ہوتے ہوئے بھی واپس کرنے کی نیت کیونکہ نہیں ہوتی اس لئے ٹالتے رہے۔پھر اس کے علاوہ بھی روزمرہ کے ایسے معاملات ہیں کہ جن میں انسان اپنے وعدوں کا پاس نہیں رکھتا۔پھر میاں بیوی کے بعض جھگڑے صرف اس لئے ہو رہے ہوتے ہیں کہ بیوی کو یہ شکوہ ہوتا ہے کہ خاوند نے فلاں وعدہ کیا تھا پورا نہیں کیا۔مثلاً یہ وعدہ کر لیا کہ جب میں اپنے کام سے واپس آ جاؤں تو فلاں جگہ جائیں گے۔اس کو پورا نہیں کیا بلکہ واپس آ کے اپنے دوستوں کی مجلسوں میں گپیں مارنے کے لئے چلا گیا۔یا اس نے یہ وعدہ کیا تھا کہ آئندہ میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرے گا یا کرے گی کیونکہ یہ عورت و مرد دونوں کی طرف سے ہوتا ہے اور پھر اس کو پورا نہیں کیا۔تو یہی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو جھگڑوں کی بنیاد بنتی ہیں۔جہاں تک اس کا تعلق ہے،ایک دوسرے کے رشتوں کا،ماں باپ کا خیال رکھنا، یہ تو چیز ایسی ہے کہ یہ تو رحمی رشتوں کے زمرے میں آتا ہے۔ان سے تو ویسے ہی حسن سلوک کرنے کا حکم ہے۔وعدہ نہ بھی کیا ہو تو حکم ہے کہ حسن سلوک کرو۔پھر امانت میں خیانت کرنے والے ہیں کچھ عرصہ تو ایمانداری دکھا کے اپنی ایمانداری کا کسی پر رعب جما لیتے ہیں،اور اس کے بعد پھر خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں تو یہ تمام باتیں جھوٹ ہی کی قسم ہیں اور لغویات میں شمار ہوتی ہیں کیونکہ ہر وہ چیز جو شیطان کی طرف لے جانے والی ہے وہ لغو ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدق فرمانبرداری کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور فرمانبرداری جنت کی طرف لے جاتی ہے۔اور ایک شخص مسلسل سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ نافرمانیوں کی طرف لے جاتا ہے اور نافرمانیاں دوزخ کی طرف لے جاتی ہیں اور ایک شخص مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب شمار ہونے لگتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب. باب قول اللہ تعالیٰ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصدقین)

تو دیکھیں جھوٹ ایک ایسی لغو حرکت ہے جو جب عادت بن جائے تو ایسے شخص کا شمار اللہ کے نزدیک کذاب کے طور پر ہوتا ہے۔اور کاذب (جھوٹا) جو ہے وہ پھر بھی ہدایت پانے والا نہیں ہوتا۔وہ ہدایت سے دور جانے والا ہوتا ہے۔اور پھر اس کا ٹھکانہ بھی دوزخ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے حقیقی مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا اور اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان لگایا ہوگا اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔پس اس کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی جن کے ساتھ اس نے یہ سلوک کیا ہوگا۔اگر اس کی نیکیاں اس کا حساب برابر ہونے سے قبل ختم ہو گئیں تو ان لوگوں کے جو گناہ ہیں اس ظلم کرنے کی وجہ سے اس کے سر پہ ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

(مسلم. کتاب البر والصلۃ. باب تحریم الظلم)

تو دیکھیں ان لغویات کی وجہ سے جو اس سے سرزد ہوئی ہوں گی اس کی نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ اس کو کوئی فائدہ نہیں دے رہا۔اس لئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہر سیڑھی پر قدم رکھنا ضروری ہے۔ورنہ انجام کار ایسے لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ ان کا ٹھکانہ پھر جہنم ہوتا ہے۔پس کسی پر بلاوجہ الزام تراشی کرنا یا کسی کا مال کھانا یا کسی بات کو معمولی سمجھنا کہ یہ [illegible] گناہ نہیں ہے کوئی ایسی گناہ کی حرکت کر لینا۔فرمایا کہ اس کی سزا بھی کسی کا خون بہانے کے برابر ہے۔بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے یونہی بدظنی کرتے ہوئے الزام لگا دیتے ہیں،بغیر تحقیق کے یہ سوچ لیتے ہیں کہ فلاں نے میری شکایت کی ہوگی۔یا فلاں نے فلاں شخص کو میرے خلاف ابھارا ہے وہ تو ہے ہی ایسا اور ویسا۔تو بلاسوچے سمجھے ایسے الزام لگانا بھی ٹھیک نہیں ہے۔اگر دوسرے شخص نے تمہارے خلاف واقعی ایسی حرکت کی ہے تو اس کا گناہ اس کے سر ہے تم کیوں بہتان لگا کر،ان لغویات میں پڑ کر اپنے سر اس کا گناہ لیتے ہو۔

ایک دوسرے کا مال بھی بعض لوگ ہوشیاری دکھا کے کھا جاتے ہیں۔یاد رکھو کہ تم نے اس دنیا میں تو ہوشیاری دکھا لی لیکن اس دن کا خیال بھی کرو کہ جب جس کا مال کھایا ہے اس کا گناہ بھی اس حدیث کے مطابق، یہ جو انذار کیا گیا ہے، اس مال کھانے والے کے سر پر ہی پڑے گا۔اس لئے اس دنیا میں بہت پھونک پھونک کے قدم رکھنے کی ضرورت ہے بلکہ ہر ہلکی سی برائی بھی بعض دفعہ خوفناک انجام تک لے جاتی ہے۔اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہنا چاہئے اس کا فضل مانگتے رہنا چاہئے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس بات کو ترک کر دے جس سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔(ترمذی. کتاب الزھد. باب فیمن تکلم بکلمۃ یضحک بھا الناس)

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ بلاوجہ دوسروں کو مشورے دینے لگ جاتے ہیں۔کسی نے کوئی مشورہ نہ بھی پوچھا ہو تو عادتاً مشورہ دیتے ہیں یا بعض ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو کسی کی دل شکنی کا یا اس کے لئے مایوسی کا باعث بن جاتی ہے۔مثلاً کسی نے کار خریدی، کہہ دیا یہ کار تو اچھی نہیں فلاں زیادہ اچھی ہے۔وہ بیچارہ پیسے خرچ کر کے ایک چیز لے آتا ہے اس پہ اعتراض کر دیا یا پھر اور اسی طرح کی چیز لی اس پہ اعتراض کر دیا۔اس کی وجہ سے پھر دوسرا فریق جس پہ اعتراض ہو رہا ہوتا ہے وہ پھر بعض دفعہ مایوسی میں چڑ بھی جاتا ہے اور پھر تعلقات پہ بھی اثر پڑتا ہے۔تو بلاضرورت کی جو باتیں ہیں وہ بھی لغویات میں شمار ہوتی ہیں۔بعض دفعہ دو آدمی باتیں کر رہے ہیں تیسرا بلاوجہ ان میں دخل اندازی شروع کر دے، یہ بھی غلط چیز ہے لغویات میں اس کا شمار ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”رہائی یافتہ مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم سورۃ النحل تا سورۃ یونس صفحہ359)

تو یہ تمام لغویات جن کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشاندہی فرمائی ہے یہ کیا ہیں؟ جیسا کہ ایک حدیث میں آیا کسی پر الزام تراشی کرنا،بغیر ثبوت کے کسی کو بلاوجہ بدنام کرنا،اس کے افسران تک اس کی غلط رپورٹ کرنا،عدالتوں میں بلاوجہ اپنی ذاتی انا کی وجہ سے کسی کو کھینچنا، گھریلو جھگڑوں میں میاں بیوی کے ایک دوسرے پر گندے اور غلیظ الزامات لگانا پھر سینما وغیرہ میں گندی فلمیں (گھروں میں بھی بعض لوگ لے آتے ہیں) دیکھنا،تو یہ تمام لغویات ہیں۔

پھر انٹرنیٹ کا غلط استعمال ہے یہ بھی ایک لحاظ سے آجکل کی بہت بڑی لغو چیز ہے۔اس نے بھی کئی گھروں کو اجاڑ دیا ہے۔ایک تو یہ رابطے کا بڑا سستا ذریعہ ہے پھر اس کے ذریعہ سے بعض لوگ پھرتے پھراتے رہتے ہیں اور پتہ نہیں کہاں تک پہنچ جاتے ہیں۔شروع میں شغل کے طور پر سب کام ہو رہا ہوتا ہے پھر بعد میں یہی شغل عادت بن جاتا ہے اور گلے کا ہار بن جاتا ہے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا نشہ ہے اور نشہ بھی لغویات میں ہے۔کیونکہ جو اس پر بیٹھتے ہیں بعض دفعہ جب عادت پڑ جاتی ہے تو فضولیات کی تلاش میں گھنٹوں بلاوجہ،بے مقصد وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔تو یہ سب لغو چیزیں ہیں۔ آجکل بعض ویب سائٹس ہیں جہاں جماعت کے خلاف یا جماعت کے کسی فرد کے خلاف گندے غلیظ پراپیگنڈے یا الزام لگانے کا سلسلہ شروع ہوا ہوا ہے۔تو لگانے والے تو خیر اپنی دانست میں یہ سمجھ رہے


شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد
0092-4524-214750 ریلوے روڈ
0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

ہوتے ہیں، اپنی عقل کے مطابق کہ یہ مغلظات بک کے وہ جماعت کو کوئی نقصان پہنچارہے ہیں حالانکہ اُن کی اِن لغویات پر کسی کی بھی کوئی نظر نہیں ہوتی۔ جماعت کا شاید اعشاریہ ایک فیصد بھی طبقہ اس کو نہ دیکھتا ہو، اس کو شاید پتہ بھی نہ ہو۔ تو بہرحال یہ تمام لغویات ہیں اس لئے وہ جوان گندے غلیظ الزاموں کے جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں، بعض نوجوانوں میں یہ جوش پیدا ہو جاتا ہے تو اس جوش کی وجہ سے وہ جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں ان کو بھی اس سے بچنا چاہئے۔ جماعت کی اپنی ایک ویب سائٹ ہے اگر کوئی اعتراض کسی کی نظر میں قابل جواب ہو کسی کی نظر سے گزرے تو وہ اعتراض انہیں بھیج دینا چاہئے۔ انٹرنیٹ پر بیٹھے ہوتے ہیں پتہ ہے اس کا پتہ کیا ہے۔ اور اگر کسی کے ذہن میں اس اعتراض کا کا کوئی جواب آیا ہو تو وہ جواب بھی بے شک بھیج دیں۔ لیکن وہاں پر خود کسی کے اعتراض کا جواب نہیں دینا۔ ہوسکتا ہے آپ کو جواب دینا صحیح نہ آتا ہو کیونکہ جہاں آپ بھیجیں گے خود ہی چیک کرلیں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس اعتراض کا جواب دینا بھی ہے کہ نہیں یا اس معاملے میں پڑنا صرف لغویات یا صرف وقت کا ضیاع ہی ہے۔ کیونکہ اعتراض کرنے والے کی اصلاح تو ہونی نہیں ہوتی کیونکہ اگر ان کا یہ مقصد ہو، یہ نیت ہو کہ انہوں نے اپنی اصلاح کرنی ہے یا کوئی فائدہ اٹھانا ہے تو پھر اتنی غلیظ اور گندی زبان استعمال نہیں ہوتی، شریفانہ زبان استعمال کی جاتی ہے۔ اور بعض اعتراضوں کے جواب کا تو دوسروں کو فائدہ بھی نہیں ہوتا۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اگر کسی کے پاس جواب ہو تو اس جماعتی نظام کے تحت جواب بھیج دیں خود ہی نظام اس کو دیکھ لے گا کہ آیا جو جواب آپ نے بھیجا ہے درست ہے یا اس سے بہتر جواب دیا جا سکتا ہے۔ تو بہرحال مقصد یہ ہے کہ جماعت کے کسی بھی فرد کا وقت بلا مقصد ضائع نہیں ہونا چاہئے اس لئے جس حد تک ان لغویات سے بچا جاسکتا ہے، بچنا چاہئے اور جو اس ایجاد کا بہتر مقصد ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

علم میں اضافے کے لئے انٹرنیٹ کی ایجاد کو استعمال کریں۔ یہ نہیں ہے کہ یا اعتراض والی ویب سائٹس تلاش کرتے رہیں یا انٹرنیٹ پر بیٹھ کے مستقل باتیں کرتے رہیں۔ آجکل چیٹنگ (Chatting) جسے کہتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ چیٹنگ مجلسوں کی شکل اختیار کر جاتی ہے اس میں بھی پھر لوگوں پہ الزام تراشیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں، لوگوں کا مذاق بھی اڑایا جارہا ہوتا ہے تو یہ بھی ایک وسیع پیمانے پر مجلس کی ایک شکل بن چکی ہے اس لئے اس سے بھی بچنا چاہئے۔

پھر غلط صحبتوں کے بارے میں فرمایا کہ یہ بھی لغویات میں شمار ہوتی ہیں ان سے بھی بچو۔ اگر براہ راست ان مجلسوں اور ان صحبتوں میں نہیں بھی شامل ہو تو پھر بھی ایسی مجلسوں میں ایسے لوگوں کی صحبتوں میں بیٹھنا جہاں غیر تعمیری گفتگو یا کام ہو رہے ہوں تمہیں بھی متاثر کرسکتا ہے۔ پھر بعض تعلقات ایسے ہوتے ہیں جو متاثر کر رہے ہوتے ہیں۔ کسی شخص کا تمہارے پر بڑا اچھا اثر ہے اس کی ہر بات کو بڑی اہمیت دیتے ہو لیکن اگر وہ نظام جماعت کے خلاف بات کرتا ہے یا امیر کے خلاف بات کرتا ہے یا کسی عہدیدار کے خلاف بات کرتا ہے تو اس پہ اعتماد کرتے ہوئے اس پہ یقین کرلیتے ہو حالانکہ اس وقت اپنی عقل سے کام لینا چاہئے۔ یہ نہ سمجھو کہ جو کچھ بھی وہ کہہ رہا ہے وہ سچ اور حق بات ہی کہہ رہا ہے۔ بلکہ انصاف اور عقل کا تقاضا تو یہ ہے کہ نظام تک بات پہنچاؤ۔ یہ بات اس بات کرنے والے کو بھی کہو کہ اگر یہ بات ہے جس طرح تم کہہ رہے ہو تو امیر تک بات پہنچاؤ یا بالا انتظام تک بات پہنچاؤ تاکہ اصلاح ہو جائے۔ تو جب آپ اس طرح کہیں گے تو آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ یہ شخص صحیح نہیں کیونکہ وہ نہ خود بات آگے پہنچانے پر راضی ہوگا اور نہ آپ کو اجازت دے گا کہ آپ بات آگے پہنچائیں ایسے لوگوں کا کام صرف باتیں کرنا اور فتنہ پھیلانا ہوتا ہے اس لئے ایسے تعلقات لغو تعلقات ہیں ان سے بھی بچیں۔

پھر فرمایا بعض دفعہ تمہارے جوش بھی لغو ہوتے ہیں۔ کہیں سے اڑتی اڑتی بات اپنے یا اپنے کسی عزیز کے بارے میں سن لی اور فوراً جوش میں آگئے اور جس کی طرف بات منسوب کی گئی ہے اس سے لڑنے مرنے پر آمادہ ہوگئے۔ تو یہ تمام ایسی چیزیں ہیں جو لغویات ہیں۔ مومن کا کام یہ ہے کہ ہمیشہ ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرے اور ہمیشہ اس حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں۔ زبان ایک ایسی چیز ہے جس کا اچھا استعمال سب کو آپ کا گرویدہ بنا سکتا ہے اور اس کا غلط استعمال دوست کو بھی دشمن بنا سکتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے۔ زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آجاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ ڈیوڑھی میں آگیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے''۔ (ملفوظات جلد2 صفحہ182 جدید ایڈیشن)

یعنی ہمارے جسم کا اندر داخل ہونے کا جو دروازہ ہے، جو مین گیٹ (Main Gate) ہے، راستہ ہے، وہ زبان ہے۔ اگر یہ لغو اور فضول باتوں سے پاک ہے تو سمجھو کہ تمہارے وجود میں داخل ہونے کا راستہ صاف اور پاک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کیونکہ خوبصورت، پاک اور صاف چیزوں کو پسند کرتا ہے تو اس طرح تمہاری پاک زبان کی وجہ سے خدا تعالیٰ بھی تمہارے قریب آجائے گا۔ تو جب تمہاری پاک زبان سے خدا تعالیٰ تمہارے اتنے قریب آگیا تو پھر عین ممکن ہے کہ تمہارے دوسرے اعمال بھی ایسے ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کی پسند کے اعمال ہوں اور پھر تمہارا سارا وجود خدا تعالیٰ کا پسندیدہ وجود بن جائے۔

پھر آجکل کی لغویات میں سے ایک چیز سگریٹ وغیرہ بھی ہیں جیسا کہ مختصر سا میں پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ نوجوانوں میں اس کی عادت پڑتی ہے اور پھر تمام زندگی یہ جان نہیں چھوڑتی سوائے ان کے جن کی قوت ارادی مضبوط ہو۔ اور پھر سگریٹ کی وجہ سے بعض لوگوں کو اور نشوں کی عادت بھی پڑ جاتی ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے امریکہ سے تمباکو نوشی سے متعلق اس کے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کرتے ہوئے اشتہار دیا تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اشتہار سنایا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ: ''اصل میں ہم اس لئے اسے سنتے ہیں کہ اکثر نوعمر لڑکے، نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار و مبتلا ہو جاتے ہیں تا وہ ان باتوں کو سن کر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں''۔ یعنی جو لوگ مبتلا ہوتے ہیں وہ یہ باتیں سنیں تو اس کے نقصانات سے بچیں۔ فرمایا: ''اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے۔ اسلام لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے''۔ (ملفوظات جلد3 صفحہ110 جدید ایڈیشن)

تو وہ لوگ جو اس لغو عادت میں مبتلا ہیں کوشش کریں کہ اس سے جان چھڑائیں۔ اور والدین خاص طور پر بچوں پر نظر رکھیں کیونکہ آجکل بچوں کو نشوں کی باقاعدہ پلاننگ کے ذریعے عادت بھی ڈالی جاتی ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ یہ ہو جاتا ہے کہ بیچارے بچوں کے برے حال ہو جاتے ہیں۔ آپ یہاں بھی دیکھیں کس قدر لوگ ان نشوں کی وجہ سے اپنی زندگیاں برباد کر رہے ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ان ملکوں میں جن میں آپ رہ رہے ہیں، آپ دیکھیں گے سگریٹ پینے کی وجہ سے حشیش یا دوسرے نشوں میں مبتلا ہوگئی۔ اور اپنے کاموں سے بھی گئے، اپنی ملازمتوں سے بھی گئے، اپنی نوکریوں سے بھی گئے، اپنے کاروباروں سے بھی گئے، اپنے گھروں سے بھی بے گھر ہوئے اور زندگیاں برباد ہوئیں۔ بیوی بچوں کو بھی مشکل میں ڈالا۔ خود پارکوں، فٹ پاتھوں یا پلوں کے نیچے زندگیاں گزار رہے ہیں۔ گندے غلیظ حالت میں ہوتے ہیں۔ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا رہے ہوتے ہیں۔ ڈسٹ بنوں (Dust Bins) سے گلی سڑی چیزیں چن چن کے کھا رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ سب اس لغو عادت کی وجہ سے ہی ہے۔ اس لئے کسی بھی لغو چیز کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں پھر بڑی بن جایا کرتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''حدیث میں آیا ہے وَمِنْ حُسْنِ الْإِسْلَامِ تَرْکُ مَالَا یَعْنِیْہِ یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔ اسی طرح پر یہ پان، حقہ زردہ (یعنی تمباکو جو پان میں کھاتے ہیں) افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جاوے تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ چرس یا اور اشیاء نہیں دی جائیں گی۔ یا اگر قید نہ ہو (اور) کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائمقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔ عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔ افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قویٰ لے کر انسان آیا ہے ان کو ضائع کر دیتی ہے۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ219 جدید ایڈیشن)

اور اب تو افیون سے بھی زیادہ خطرناک نشے پیدا ہو چکے ہیں۔ پس ان لغویات سے بچنے والے ہی تقویٰ پر قائم رہ سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والوں میں شمار ہو سکتے ہیں۔ یہاں جس طرح فرمایا کہ افیون کا نشہ شراب سے بڑھ کر ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ شراب کبھی پی لی تو کوئی حرج نہیں۔ اللہ


ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دعا کے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

تعالیٰ نے اس کو حرام قرار دیا ہے اور یہ حرام ہے۔ ان ملکوں میں کیونکہ شراب بہت عام ہے اور مجلسیں بھی ایسی مل جاتی ہیں جہاں شراب پینے والے مل جاتے ہیں اس لئے اس بارے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

فرمایا کہ: ''شراب جوام الخبائث ہے اسے حلال سمجھا گیا ہے اس سے انسان خشوع وخضوع سے جو کہ اصل جزو اسلام ہے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے۔ ایک شخص جو رات دن نشہ میں رہتا ہے ہوش اس کے بجا ہی نہیں ہوتے تو اسے دوسری بدیوں کے ارتکاب میں کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے۔ موقع موقع پر ہر ایک بات مثل، زنا، چوری، قمار بازی وغیرہ کر سکتا ہے۔ ہماری شریعت میں قطعاً اس کو بند کر دیا ہے۔ یہاں تک لکھ دیا ہے کہ یہ شیطان کے عمل سے ہے تا کہ خدا کا تعلق ٹوٹ جاوے''۔

تو شراب کا جو نشہ ہے وہ بھی مختلف جرائم میں گرفتار ہوتا ہے۔ بلکہ ان ملکوں میں بھی جہاں جہاں شراب کی اجازت ہے آپ دیکھیں گے کہ بعض لوگ نشے میں بعض قسم کی حرکات کر جاتے ہیں اور پھر جیلوں میں چلے جاتے ہیں۔ اور پھر یہاں کے معاشرے کے مطابق بعض شریف لوگ بظاہر شراب کے نشے میں دھت ہوتے ہیں اور سڑکوں پہ گرے پڑے ہوتے ہیں، پولیس ان کو اٹھا کے لے جاتی ہے۔

پھر جوا وغیرہ ہے یہ بھی لغویات ہیں۔ یہ بھی اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ شرابیوں کو عام طور پر جوا کھیلنے کی بھی عادت ہوتی ہے۔ کسی بھی نشہ کرنے والے کو عادت ہوتی ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ پیسے بنیں۔

تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سمجھایا کہ یہ تمام چیزیں جو ہیں یہ لغویات اور فضولیات میں شمار ہیں اس لئے ان سے بچو۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''کہ اللہ! کیا ہی عمدہ قرآنی تعلیم ہے کہ انسان کی عمر کو خبیث اور مضر اشیاء کے ضرر سے بچالیا۔ یہ نشی چیزیں شراب وغیرہ انسان کی عمر کو بہت گھٹا دیتی ہیں اس کی قوت کو برباد کر دیتی ہیں اور بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دیتی ہیں۔ یہ قرآنی تعلیم کا احسان ہے کہ کروڑوں مخلوق ان گناہ کے امراض سے بچ گئی جو ان نشہ کی چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں''۔ اور یہ تو آجکل کی میڈیکل میں ثابت شدہ ہے کہ شراب ہزاروں دماغ کے سیل اور خلیوں کو نقصان پہنچا دیتی ہے اور آہستہ آہستہ آدمی کی بہت ساری دماغی کمزوریاں ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ تو جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ ''شراب وغیرہ'' تو اس میں شراب کے ساتھ اور بھی نشے جو آجکل نئے نئے نکل آئے ہیں شامل ہو گئے ہیں۔ پس ان ملکوں میں رہتے ہوئے خاص طور پر جہاں منظم طریقوں سے نشوں کا کاروبار ہوتا ہے اور شراب کی تو ویسے بھی یہاں اجازت ہے بہت استغفار کرتے ہوئے اور اپنے پہلو بچاتے ہوئے ان چیزوں سے بچیں اور بچنے کی کوشش کریں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''خدا کو چھوڑ کر بدی اور گند میں رہنا صرف خدا کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ اس میں خدا تعالیٰ پر ایمان میں بھی شک ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو ایمان اس میں نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں نہیں ہوتا۔ یاد رکھو کہ وسوسے جو بلا ارادہ دل میں پیدا ہوتے ہیں ان پر مواخذہ نہیں ہوتا۔ جب پکی نیت انسان کسی کام کی کرے تو اللہ تعالیٰ مواخذہ کرتا ہے۔ اچھا آدمی وہی ہے جو دل کو ان باتوں سے ہٹاوے۔ ہر ایک عضو کے گناہوں سے بچے۔ ہاتھ سے کوئی بدی کا کام نہ کرے۔ کان سے کوئی بری بات چغلی غیبت، گلہ وغیرہ نہ سنے۔ آنکھ سے محرمات پر نظر نہ ڈالے۔ پاؤں سے کسی گناہ کی جگہ چل کر نہ جاوے''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 139 جدید ایڈیشن)

کہتے ہیں بعض عادتیں چھوٹ نہیں سکتیں۔ فرماتے ہیں کہ: ''انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں بڑھاپے میں آ کر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں''۔

فرمایا ''میں حقہ کو نہ منع کرتا ہوں اور نہ جائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے''۔

آپ فرماتے ہیں، بہت قابل فکر یہ ارشاد ہے، کہ: ''ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو (یعنی جھوٹ بولنے والا) جعلساز اور ان کا ہم نشیں (ان میں بیٹھنے والا بھی) اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام بڑے بڑے گناہ کرنے والوں، لوگوں کے حق مارنے والوں، لوگوں پہ ظلم کرنے والوں، جھوٹ بولنے والوں، دھوکہ دینے والوں، لوگوں پر الزام تراشیاں کرنے والوں، بری مجلس میں بیٹھنے والوں کو ایک ہی زمرے میں شمار کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کا پھر مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ایمان کے دعوے کے بعد ہم میں کبھی کوئی برائی تو نہیں۔ یا ہم ایسی برائیاں کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والوں میں سے تو نہیں۔ ہماری مجالس پاکیزہ ہیں، ہمارے اعمال ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہیں، ہم اس کے حکموں پر عمل کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

آج سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو گیا ہے۔ ان جلسوں کا مقصد بھی اپنے روحانی معیار کو بلند کرنا اور اپنے اندر نیکیوں کو قائم کرنا ہے۔ پس ان دنوں میں ایک تو دعاؤں پر زور دیں۔ اپنے لئے بھی، اپنے ماحول کے لئے بھی، اپنے عزیزوں کے لئے بھی، اپنے بچوں کے لئے بھی، اور جماعت کے لئے بھی بہت دعائیں کریں۔

دوسرے ہر ایک اپنا جائزہ لیتا رہے کہ کیا کیا لغویات اس میں پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ ہر برائی لغو ہے یا ہر لغو حرکت یا بات گناہ ہے، اس کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر اس جلسے کو بھی جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کو کوئی دنیاوی جلسہ نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ یہ ایک دینی اور روحانی جلسہ ہے۔ ایک دینی اور روحانی اجتماع ہے یہاں کسی خرید و فروخت یا صرف میل ملاقات کے لئے اکٹھے نہیں ہوتے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا۔ ہمیں ان مجلسوں کو ان قواعد کے تحت لانا چاہئے جو حج کے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ مثلاً رفث کی تشریح میں آپ نے فرمایا کہ ایک معنی یہ بھی ہیں کہ بدکلامی کرنا، گالیاں دینا، گندی باتیں کرنا، گندے قصے سنانا، لغو اور بیہودہ باتیں کرنا جسے پنجابی میں گپیں مارنا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی حج کو جائے تو اسے کسی بھی قسم کی یہ باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ نہ بدکلامی کرنی چاہئے، نہ گندے قصے کرنے چاہئیں وغیرہ۔ پھر فرمایا کہ دوسری چیز جو حج کے لئے ہے وہ فسوق ہے۔ اس کے معنے ہیں اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نکل جانا۔ تو یہاں بھی یاد رکھیں کہ نظام کی اطاعت اور اس کے ساتھ پورا تعاون آپ کا فرض ہے۔ پھر آپس میں بعض باتوں پر رنجشیں اور پھر بعض دفعہ تلخ کلامیاں بھی ہو جاتی ہیں جب اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو یہ سب لغو چیزیں ہیں۔ نظام جماعت کی یا یہاں جو جلسے کا نظام ہے اس کی ہدایات سے انحراف یہ بھی لغویات میں شمار ہوتا ہے۔ پھر جدال آتا ہے۔ فرمایا کہ یہاں بھی احتیاط کی ضرورت ہے ان تلخ کلامیوں کی وجہ سے ان رنجشوں کی وجہ سے بعض لڑائیاں بھی ہو جاتی ہیں ایک دوسرے پر ہاتھ بھی اٹھا لیتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ کسی ڈیوٹی والے سے یا کسی ڈیوٹی والی سے، کارکنوں سے کوئی ایسی بات ہو جائے مثلاً کسی بچے کو کچھ کہہ دیا تو اس پر اس کے ماں یا باپ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں تو ان باتوں سے بچنا چاہئے۔ پس کوشش کریں کہ ان دنوں میں ان تمام برائیوں اور لغویات سے اپنے آپ کو بچائیں اور اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور سب شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

❁❁❁ ❁❁❁❁ ❁❁❁

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ! انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

## دعائے مغفرت

افسوس کہ خاکسار کی پھوپی جان مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ خطیب اللہ صاحب آف سورو، اڑیسہ مورخہ 4 ستمبر 2004 بروز ہفتہ بعمر 45 سال سورو میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک، سعید الفطرت صوم وصلوٰۃ کی پابند اور دعاگو خاتون تھیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندئ درجات نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید نعیم احمد مبلغ انچارج سکم گینگٹوک)


تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

**JANIC EXIMP**

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.

Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara,
Near Star Club, Calcuta -700039

Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266


بجلی کی صحیح فراہمی نہ ہونے اور بعض دیگر وجوہات کی بناء پر یہ شمارہ ڈبل کیا جا رہا ہے

# بشارت مصلح آخرزمان۔ امام مہدی احمد علیہ السلام

(از کتب دینِ زرتشت نبیؑ) (چودھری خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان۔ بھارت) قسط:1

**تعارف**:: دنیا کے قدیم مذاہب میں دین زرتشت کا شمار ہوتا ہے اس مذہب کو پارسی مذہب و مجوسی دھرم بھی کہا جاتا ہے۔ اس مذہب کے ماننے والے پارسی کہلاتے ہیں۔ پارسی اپنے مذہب کے مطابق یزدان (ایہورامزدا) اور اہرمن (رنگرامیںیا) دو خدایا دو طاقتیں مانتے ہیں۔ یزدان نور و نیکی اور اہرمن ظلمت و بدی کا خدا اور متحرک مانتے ہیں۔ اس مذہب کا ظہور ایران میں ہوا تھا۔

**کتب دین زرتشت**: پارسی مذہب کی قدیم کتب ژند، ژندی زبان میں (۲) اوستھا۔ قدیم فارسی زبان میں۔ دساتیر کہلاتی ہیں۔ گاتھا:۔ حضرت زرتشت علیہ السلام کا سب سے قدیم الہامی کلام ہے۔ تفصیل کے لحاظ سے پارسی کتب کے دو دفاتر مانے جاتے ہیں (۱) دساتیر خورد (۲) دساتیر کلاں۔ آگے پھراں کے دو دو حصے ہیں۔

دساتیر کلاں میں مہہ آباد نامہ ساسان اوّل کے نامہ اوّل سے لیکر ساسانِ پنجم تک پندرہ نامے شامل ہیں۔ حضرت ساسان اوّل کے نامہ اوّل میں ہادیٔ اعظم پیغمبر معظم جگت گرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بطور پیشگوئی واضح تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ جو اپنی پوری شان و شوکت سے اپنی تمام جزئیات و کیفیات کے ساتھ پوری ہو چکی ہیں۔ (ملاحظہ ہو۔ اخبار بدر۔ قادیان جلد ۵۰ شمارہ ۵۱۔ صفحہ ۱۰ مورخہ ۲۰ دسمبر ۲۰۰۱ء، بعنوان بشارت پیغمبر اعظم از کتب دین زرتشت)

حضرت ساسان پنجم کے نامہ پنجم شت میں وہ عظیم الشان پیشگوئی مذکور ہوئی ہے۔ جو حضرت زرتشت کے قدیم کلام گاتھا میں آج تک محفوظ چلی آرہی ہے اور وہ مصلح آخرزماں (کلکی اوتار) اور پیغمبر معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ''آخرین'' میں بعثت ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے۔

آج حضرت زرتشت علیہ السلام کی بیان فرمودہ پیشگوئیاں بابت مصلح آخرزماں امام مہدی علیہ السلام کو مختصراً پیش کیا جارہا ہے تاکہ کسی کو حضرت مصلح آخر زمان کی صداقت پر ذرہ بھر شک و شبہ نہ رہے حضرت زرتشت علیہ السلام کے ذریعہ زمانہ کے دور آخر یا کل یگ میں بسنے والوں کی فلاح و بہبود اور مکتی و نجات کا پانا امام آخرزمان پر ایمان لانے سے وابستہ کردیا ہے۔ کل یگ میں فلاح و نجات کی آخری راہ صرف مہدیٔ آخرزمان ہی ہے۔ نجات اور کامیابی کی دیگر تمام راہیں بند کردی گئی ہیں۔

## پیشگوئی پہلی بار پارسیوں کا عروج و زوال

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے گردو پیش کے زمانہ میں کسریٰ شہنشاہ ایران، قیصر شہنشاہ رومن ایمپائر کی دو بڑی عظیم اور مضبوط پرانی سلطنتیں تھیں۔ جو باہم برسر پیکار تھیں۔ کسریٰ شاہ ایران کا پلڑا بھاری تھا اس کی افواج رستم ژال وغیرہ بہادر ماہر فن جنگجوؤں پر مشتمل تھیں۔ جو یلغار کرتی ہوئی یرموک، انطاکیہ کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ ایشیائے کوچک اور عرب کے بیشتر حصوں پر ان کا تسلط ہو چکا تھا۔ ان ایام میں اہل ایران آتش پرست لوگوں کا ملکی وسعت اور عسکری قوت کے لحاظ سے ایک عالم پر دبدبہ تھا۔

مگر ان کی بیدینی، فسق و فجور، جور و ستم اور تکبر کے باعث خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید ان کے ساتھ نہ تھی۔ کسریٰ شاہ ایران نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی خط کو نہایت تکبر سے پھاڑ ڈالا۔ اور دربار میں آتش پرستی کے جلتے ہوئے تنور میں جلا دیا۔

ایرانیوں اور رومیوں کی جنگ کے دوران خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ رومی، قیصر کے ساتھی قریب کی زمین میں مغلوب ہوگئے لیکن وہ مغلوب ہونے کے بعد تین سے نو سال کے اندر دوبارہ غالب آجائیں گے سورہ الروم ۳ تا ۵)

آخر کار شہنشاہِ قیصر (تثلیث پرست) شاہ کسریٰ (آتش پرست) پر غالب آیا۔ چونکہ تثلیث میں ایک حصہ توحید کا شامل سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے توحید کے ناطے اہل روم کی مدد کی۔

ایک عرصہ گذرنے پر حالات تبدیل ہوئے اور مسلمان ایرانیوں پر غالب آگئے۔ مجوسیوں کا نظام حکومت اور مذہبی و سماجی نظام کلیۃً برباد ہوگیا۔ اس پرانے مجوسی نظام کی جگہ نیا اسلامی نظام قائم ہوگیا۔

## ایرانیوں کا دوسری بار عروج و زوال

ایرانی مسلمان طویل عرصہ تک حقیقی اسلام کے نور سے منور رہے۔ حضرت ساسانِ پنجم کی پیشگوئی اور اسلامی تاریخ کے مطابق ایرانیوں پر ایک ہزار سال کا لمبا سنہری دور گذر گیا بعدہ ان میں عیاشی، بیدینی، عناصر پرستی، مشاہیر پرستی اور خاک پرستی غالب آگئی، وہ حقیقی اسلام کو ترک کر کے ظلمت اور گمراہی میں مبتلا ہوگئے اور امام زمان کا انکار کیا، بلکہ ان کے درپئے آزار ہوگئے جس کے ظہور کی پیشگوئی ان کے صحیفوں میں آج تک محفوظ چلی آرہی ہے، جس کی تفصیل حضرت ساسان پنجم میں پائی جاتی ہے۔

## پیغمبر کی صداقت کے دلائل

حضرت زرتشت علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ نبی کی صداقت کے بارے میں کچھ بتا دیجئے۔ تو آپ نے فرمایا:۔

(سوال) ''پرستدت وخشور را از چہ راست گوئی ورکار خود شناسیم'' (جواب) بہ چیزے کہ او داند دیگر نہ دانند! واز دلہا شا آگاہی وہد۔ واز اں چہ پرسید، در پاسخ فرونہ ماند۔ وآنچہ او رکنند، دیگران نتوانند'' فرسنگ دساتیر صفحہ ۱۸۹ آیات نمبر ۵۰ تا نمبر ۵۴ مطبوعہ ۱۲۸۰۔ بمبئی۔

ترجمہ:'' سائل تجھ سے پوچھتا ہے کہ ہم نبی کو اس کے قول اور فعل میں کیسے صادق سمجھیں؟''

جواب'' اس (کسوٹی) سے جو کچھ وہ جانتا ہے۔ دوسرے نہیں جانتے اور یہ کہ وہ تمہیں تمہاری فطرت سے آگاہ کرے اور جو کچھ اس سے دریافت کیا جائے وہ اس کے جواب میں عاجز ولا جواب نہ ہو، اور جو کچھ وہ کرے۔ دوسرے ایسا نہ کرسکیں۔

ایران میں۔ اسلام کا تابناک دور زوبہ تنزل ہوا جو حضرت زرتشت کے الہامی کلام کی رُو سے آئندہ کسی مصلح کے ظہور کا تقاضا کرتا تھا، تاکہ دین اسلام دوبارہ اپنی عظمت و حشمت و روحانی عروج اور شان کو حاصل کرسکے۔ ان سب امور پر حضرت زرتشت نبی کے کلام میں شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

## مسلمانانِ ایران کی بیدینی اور ظلم و ستم

سفرنگ دساتیر میں تفصیل سے لکھا ہوا ہے کہ:۔

'' اسلام پر ایک ہزار سال کا عرصہ گذرنے پر مسلمانوں میں باہمی تفرقہ خانہ جنگی اسلام سے دوری اور عیاشی شروع ہو جائے گی''۔

''درہم افتاد و بدکار آنچہ بزرگ ایشاں گفتہ ہم نکند یعنی آنسزا دہندگان حریص و طامع باشند کہ گاہے بچیر دستی از و حرص فرمان پیغمبر خود رانشوند، وبداں کاربکند، و ہرنوا بزرگان خود را کشتند۔ چون کشتن یزید پلید حضرت سید الشہداء علیہم السلام'' آیت 48 (سفرنگ دساتیر صفحہ 192۔ 193 مطبوعہ 1280 بمبئی)

ترجمہ'' مسلمان باہمی جنگ و قتال میں مبتلا ہو جائیں گے اور بدکاری کے کام کرنے لگ جائیں گے۔ اور جو کچھ اُن کے بزرگ صلحانے پاکیزہ تعلیمات بیان کی تھیں۔ اُن پر بھی عمل نہیں کریں گے۔ یعنی وہ جو تعزیرات کے مقام پر فائز ہوں گے وہ بھی لالچ و حرص کی وجہ سے سختی و ظلم سے کام لیں گے اور اپنے پیغمبر کے فرمان کو بھی نہیں سنیں گے اور برے کام کریں گے اور اپنے بزرگوں کو قتل کریں گے جیسا کہ یزید پلید نے حضرت سید الشہدا (امام حسینؓ) علیہ السلام کو قتل (شہید) کیا تھا۔

## متن پیشگوئی بابت مصلح آخرزمان

''سفرنگ دساتیر'' میں کافی وضاحت سے مصلح آخرزمان (امام مہدی علیہ السلام) کے بارے میں لکھا گیا ہے اور وعدہ دیا گیا ہے کہ زمانے کے آخری دور کل کال کا امام ایران کے فرزندوں، فارسی الاصل لوگوں میں سے مبعوث کیا جائے گا۔ خداوند یزدان نے فرمایا:۔

۱۔'' پس افتند در باہم یعنی باہم مخاصمت و حقارت کنند و دانایان ایران و دیگراں درایشاں در روند، یعنی خود را تلبیس و فریب در آن آئین درآند'' آیت نمبر 64

۲۔ وکنند خاک پرستی و روز بروز جدائی و دشمنی در آنہا افزوں شود'' 74

۳۔ اگر ماند یکدم از مہین چرخ انگیزم از کسان تو کسے، وآئین وآب تو بتو رسانم'' وپیغمبری و پیشوائی از فرزندانِ تو برنگیرم'' آیت ۷۷ (سفرنگ دساتیر صفحہ ۱۸۹ تا ۱۹۳)

ترجمہ: پس ایک عرصہ کے بعد ان (مسلمانوں) کی آپس میں خانہ جنگی بڑھتی جائے گی اور خاک پرستی (جیسے خاک کربلا کی ٹکیہ بنا کر اس پر سجدہ کرنا۔ قبر پرستی) وعناصر پرستی اور مشاہیر پرستی، کریں گے۔ اور روز بروز ان میں دشمنی و تفریق و تفرقہ بڑھتا جائے گا۔ پس اس سے تمہیں فائدہ ہوگا اور اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی ہوگا تو میں تیرے فرزندوں (فارسی الاصل) میں سے کسی کو مبعوث کروں گا۔ تیری عزت و آبرو کو قائم کروں گا۔ اور پیغمبری و سرداری تیرے فرزندوں سے نہیں اٹھاؤں گا''

## ایرانی مسلمانوں کی بیدینی اور ظالمانہ حالت

سفرنگ دساتیر۔ ساسانِ پنجم کے نامہ پنجم شت میں مرقوم ہے کہ:'' چوں ہزار سال از تازی آئین راگندر وچنا شود آن آئین از جدائیھا کہ اگر با ئین گرنمانند نداندش یعنی آن کیشہائے مختلفہ کہ ازاں براہند چناں دیگر گوں شوند کہ اگر بان صاحب شریعت نمانید نداند کہ آئین اش از ینہا چہ بود۔ یعنی دگر گوں و جدا پیکر گردد کہ شناختہ نشود'' (آیت 31)

'' وچناں ایرانیاں راہنی کہ خردے گفتہ کس ازیشاں نشود یعنی گفتار فلسفی وحکمی ایشاں کسے را نگوش نیابد'' آیت 32

''اگر راست گویند آزار یا بدمردم کہ سخنِ شاں نیابند بجنگ شان برخیزند و رنجہ کنند'' (آیت ۳۳)

''بجائے سخنِ خردونی با ساز جنگ با ایشاں پاسخ دہند یعنی جواب سخن عقلی ایشان عقلے ے بانست بجائش جنگ آغازند'' آیت 34)

''وبدکاری مردماں است چون کیشاہ فرشتہ منش از ایرانیاں بیروں رود'' (سفرنگ وساتیر سامان پنجم نامہ پنجم شت 192۔ 193) آیت

نمبر 30 تا 34 (گاتھا)

## اصولی ترجمہ

ان آیات کا بامحاورہ اصولی ترجمہ جناب انیس الرحمٰن صاحب دہلوی نے ماہنامہ اردو ڈائجسٹ ماہ فروری 1964ء میں اپنے مضمون بعنوان ''دین زرتشت'' میں شائع کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

## فارسی الاصل مصلح آخر زمان

جناب انیس الرحمٰن صاحب دہلوی تحریر کرتے ہیں: ''گاتھا'' میں یوم آخرت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب دنیا آخری مقام ارتقاء تک پہنچ جائے گی تو اس وقت ایک نجات دہندہ ظاہر ہوگا'' (سفر دساتیر۔ سامان پنجم نامہ پنجم شت آیت نمبر ۳۰ تا ۳۳ صفحہ ۱۹۳ میں مرقوم ہے)

''جب دین عرب (اسلام) کی عمر ایک ہزار سال سے زیادہ ہو جائے گی تو ایسا ہوگا، کہ باہمی تفرقہ کی وجہ سے اس دین (اسلام) کی ایسی شکل ہو جائے گی یعنی ان متفرق فرقوں کے تفرقہ کی وجہ سے دین کی شکل بالکل بگڑ کر دگرگوں ہو جائے گی۔ اور اگر وہ دین بانیٔ دین (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو دکھلایا جائے تو وہ اس (دین) کو پہچان نہ سکے گا۔ یعنی دین کی شکل دگرگوں اور اصلی اسلام سے جدا و مغائر ہوگی'' آیت 31

''اور تو اے مخاطب تو اہل ایران کی ایسی حالت دیکھے گا کہ کوئی شخص ان سے دانشمندانہ بات نہ سن سکے گا'' یعنی فلسفہ وحکمت کی باتیں (آیت 32) ''اور کچھ لوگ عقل وسچائی کی بات کریں گے، تو دوسرے لوگ ان کو اسلحہ جنگ سے جواب دیں گے، اور ستائیں گے اور دکھ دیں گے'' آیت ۳۳

''یعنی دانشمندانہ اور عقل کی بات کا جواب عقل و ہوش سے دینا چاہئے۔ لیکن وہ اس کی بجائے جنگ کا آغاز کریں گے'' آیت ۳۴

(پس ایرانی) ''لوگوں کی بدکاری اور بدعملی کے باعث کیشتاہ یعنی شاہ بہرام کی مانند ایرانیوں میں سے ایک فرشتہ منش (فارسی الاصل) انسان کا ظہور ہوگا'' (اردو ڈائجسٹ کراچی ماہ فروری 1964ء)

## اہل فارس سے وعدہ الٰہی

اہل فارس کی بیدینی، فسق وفجور اور خدا سے دوری کے باوجود خدا تعالیٰ نے اپنی شفقت ورحمت کا سایہ اس قوم پر رکھا اور اپنے نبی زرتشت کے ذریعہ وعدہ فرمایا کہ:-

''اگر زمانہ ایک دم ازمیین چرخ انگیزم از کسان تو کسی'' آیت 75 ''و آئین وآب تو (شریعت وعزت) بتو رسانم۔ رشمذ بشما باز گردد'' 76 پیغمبری وپیشوائی از فرزندان تو برنگیزم'' آیت 77 یعنی ''اگر دنیا ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی ہوگا۔ تو بھی تیرے (فارسی الاصل) فرزندوں میں سے کسی کو مصلح بنا کر مبعوث کروں گا، اور شریعت (اسلامیہ) اور تیری عزت تجھے واپس لوٹا دوں گا۔

چنانچہ ایسا ہی پیغمبر اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمانؓ فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس وعدہ کو یاد دلایا تھا۔

''لوکان الایمان معلقاً بالثریا لناله رجل من فارس''

اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا تو ان پارسیوں میں سے ایک یا چند اشخاص اسے واپس زمین پر لے آئیں گے''۔

## امام آخر زمان کی صداقت کی مزید روشن علامات

جناب انیس الرحمٰن صاحب دہلوی اپنے محولہ بالا مضمون دین زرتشت میں لکھتے ہیں کہ:۔

''حضرت زرتشت سے پوچھا گیا کہ (مصلح آخر زمان مثیل) شاہ برام کی کچھ نشانیاں بتا دیجئے تو آپ نے فرمایا:

ا۔ جب تم آسمان پر انسان اڑتے دیکھو گے''۔
۲۔ ''اور چراغ بغیر تیل کے روشن ہونے لگیں''
۳۔ ''گاڑیاں بغیر گھوڑوں کے چلنے لگیں''

تو سمجھ لو کہ (مثیل) شاہ بہرام کا ظہور ہوگیا۔ تم دیوانہ وار اس کی تلاش شروع کرو، ضرور پالو گے'' (ماہنامہ اردو ڈائجسٹ ماہ فروری 1964ء جاوید پریس، کراچی طابع وناشر، انیس دہلوی، مضمون بعنوان دین زرتشت)

## خلاصہ پیشگوئی بابت مصلح آخر زمان۔ امام مہدی احمد علیہ السلام

پیشگوئی مصلح آخر زمان حضرت زرتشت علیہ السلامؑ کا الہامی کلام ہے جو صدیوں سے آپ کے کلام گاتھا اور سفر نک دساتیر 189 تا 193۔ آیات نمبر 30 تا 34 اور 64 تا 75 میں محفوظ چلا آرہا ہے۔ یہ نسخہ ناصر الدین قاچار شہنشاہ ایران کے عہد میں ایران میں شائع ہوا تھا۔ پھر ملان فیروز الدین پارسی مصنف دبستان مذاہب نے پوری صحت کے ساتھ بمبئی سے شائع کیا۔ اور پھر محمد نجف علی خانصاحب باشندہ جھجر نے امیر میرزا دہلوی کی فرمائش پر مطبع سراجی دہلی سے باہتمام عنایت علی صاحب 1280ھ میں شائع کیا۔ لہٰذا یہ نسخہ مستند ہے۔

## مصلح آخر زمان احمد کا زمانہ ظہور:

حضرت زرتشت علیہ السلام کے کلام کے مطابق دین عرب پر زوال ضعف، تفرقہ اور اختلال کی دس صدیاں گذر جائیں گی تو وہ زمانہ ظہور امام آخر زماں کا ہوگا (سفر نک: ساتیر صفحہ ۱۸۹ آیت ۳۱) اس پر مستزاد یہ کہ ضعف وانشقاق وانتشار کا زمانہ ابتدائی خیر القرون کی تین صدیاں ملا کر گذر جانے کے بعد آئے گا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم''

کہ میری خیر وبرکت اور ہدایت والی تین صدیوں کے بعد فیج اعوج اور بادشاہت وغیرہ کا پرشقاق دور مسلمانوں پر آئے گا۔ تو دس صدیاں گذر جانے کے بعد فارسی الاصل لوگوں میں ایک فرشتہ سیرت منش خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوگا۔ جو حقیقی اسلام کو ثریا سے اتار کر دنیا میں قائم کرے گا''

## مصلح آخر زمان اور مسلمانوں کی حالت زار

ا۔ مصلح آخر زمان کے ظہور کے وقت مسلمان صرف نام کے مسلمان ہوں گے۔ جو اسلام سے بہت دُور ہو چکے ہوں گے اور شرک وگمراہی میں مبتلا ہوں گے۔

۲۔ مصلح آخر زمان فارسی الاصل ہوگا۔ خدا تعالیٰ پیشوائی اور سرداری تاقیامت فارسی الاصل مسلمان خاندان میں قائم رکھے گا''

(دساتیر آیت 76-77۔ صفحہ 193)

## ۳۔ دیگر نشانات

مصلح آخر زمان کے ظہور کے دور میں درج ذیل امور ظاہر ہوں گے جو حضرت زرتشت علیہ السلام نے اس کی صداقت کے نشان قرار دیئے ہیں۔

ا۔ انسان آسمان میں اڑا کریں گے
۲۔ گاڑیاں بغیر گھوڑوں کے چلا کریں گی۔
۳۔ چراغ بغیر تیل کے روشن ہوا کریں گے

گویا امام آخر زماں مہدی علیہ السلام کا زمانہ انکشافات اور اکتشافات کا دور ہوگا۔

## پیشگوئی کا ظہور۔ مسلمانوں کی حالت زار

ا۔ حضرت زرتشت کی بیان فرمودہ پیشگوئی میں تھا کہ قرون اولیٰ کے حقیقی مسلمان، ایران کے قدیم پارسی و مجوسی لوگوں پر غالب آئیں گے۔ اور پھر ایرانی مسلمان اسلام کی شان وشوکت۔ سطوت اور اقبال سے متمتع ہونے کے بعد دور انحطاط کے عمیق گڑھے میں گر جائیں گے۔ ایسا ان کے دین اسلام سے انحراف دوری روگردانی، بیزاری، عیاشی باہمی تفرقہ، شقاق اور جنگ وجدل وتکفیر کے باعث ظہور میں آئے گا۔

چنانچہ:۔

قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے بحیثیت قوم معمورہ دنیا کے بیشتر 3/4 حصہ پر صدیوں تک کامیابی کے ساتھ حکمرانی کی اور دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا کیا جس نے ملکوں اور قوموں کی کایا پلٹ کر دی۔

صدیوں کے بعد مسلمانوں کے باہمی تفرقہ وانشقاق باہمی جنگ وقتال۔ تکفیر بازی اسلام سے بیگانگی۔ دنیا پرستی۔ عیاشی سہل نگاری اور مسلم ممالک کے باہمی تصادم کے باعث ان کی ساری جاہ وحشمت سطوت وجبروت اور تابناک جاہ وجلال ان کی ساری شان وشوکت وحشمت سب کچھ غت ربود ہوگیا۔

مسلمان حکمرانوں کے ہاتھوں سے مسلم ممالک اور مسلم اکثریت والے علاقے یکے بعد دیگرے نکل گئے۔ ہوتے ہوتے حکمران مسلمان غیر مسلم حکمرانوں کی ادنیٰ درجہ کی اقلیت ورعایا ان کے دست نگر بن کر رہ گئے۔ کبھی اوج کمال مسلم چین کو چوما کرتے تھے۔ مگر کبھی روٹی روزی کیلئے

یہ جبین تھے چومتے اوج کمال زندگی
اب جبین ہے چومتی گردو غبار زندگی

ملاحظہ ہو۔ تاریخ ہندو یورپ مصنفہ پنڈت ایشر پرساد الٰہ آبادیوپی)

۲۔ آج سے تقریباً سو سال قبل اخبار اہل حدیث نے 14 جون 1913 کی اشاعت میں لکھا تھا کہ۔

''سچی بات یہ ہے کہ ہم میں سے قرآن بالکل اٹھ چکا ہے فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر واللہ (خدا کی قسم) دل سے اسے معمولی اور بہت معمولی اور بیکار کتاب جانتے ہیں۔

....ایک صدی پیشتر مولانا ظفر علی خان۔ ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور نے لکھا تھا کہ

''مسلمانوں کی شامت اعمال نے مدت مدید سے جھوٹے پیروں جاہل مولویوں اور ریاکار زاہدوں کی صورت اختیار کر رکھی ہے جنہیں نہ خدا کا خوف ہے نہ رسول کا پاس نہ شرع کی شرم، نہ عزت کا لحاظ ..... یہ طبقہ اسلام کے نام پر ایسی گھناؤنی حرکتوں کا مرتکب ہوتا ہے کہ ابلیس لعین کی پیشانی عرق انفعال سے تر ہو جاتی ہے'' (اخبار زمیندار لاہور ۱۴/ اگست ۱۹۱۵)

۳.....ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن کا صرف رسم الخط رہ جائے گا۔ اس وقت کے مولوی آسمان کے تلے بدترین مخلوق ہوں گے۔ سارا فتنہ وفساد انہی کی وجہ سے ہوگا..... ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج کل وہی زمانہ آگیا ہے'' (اخبار اہل حدیث 23 اپریل 1930ء)

۴..... آج کے روشنی کے زمانہ کے روشن دماغ مسلم لیڈر مولانا مودودی نے مسلمانوں کا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے کہ ''بازاروں میں جایئے۔ مسلمان رنڈیاں (فاحشہ کنچنیاں) کوٹھوں (چکلوں) پر ..... مسلمان زانی گشت لگاتے ملیں گے جیل خانوں میں ..... مسلمان چوروں، مسلمان ڈکیتوں، مسلمان بدمعاشوں سے آپ کا تعارف ہوگا۔ دفتروں اور عدالتوں میں رشوت خوری، جھوٹی شہادت، جعل، فریب ظلم اور ہر قسم کے اخلاقی مجرم کے ساتھ لفظ مسلمان کا جوڑ پائیں گے''۔ (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش۔ حصہ سوئم صفحہ 31-35-39)

جماعت اسلامی کے نزدیک مسلم معاشرہ ایک چڑیا گھر ہے جنہیں باپ دادا سے باپ دادا کا نام ملتا آیا ہے خود مولانا مودودی اپنے آپ کو نومسلم کہا کرتے تھے۔ جماعت اسلامی کے نزدیک ان کی اپنی جماعت کو چھوڑ کر دائرہ اسلام میں ایک بھی حقیقی مسلمان نہیں ہے۔ (حوالہ مذکورہ بالا) (جاری)

## سنگ بنیاد دارالتبلیغ و دفتر خدام الاحمدیہ چک ایمرچھ کشمیر

مورخہ ۸ اگست ۲۰۰۴ء بروز اتوار جماعت احمدیہ چک ایمرچھ میں محترم امیر صاحب جموں و کشمیر کی صدارت میں سنگ بنیاد و دعائیہ تقریب بسلسلہ (دارالتبلیغ و دفتر خدام الاحمدیہ) منعقد ہوئی کاروائی کا آغاز مکرم سجاد احمد خان صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا پھر ایک نظم عزیزم ماجد مصطفیٰ مظفر نے پڑھی بعدہ محترم امیر صاحب نے مالی قربانی کے معیار کو بڑھانے کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے ضروری نصائح کیں۔ پھر محترم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اس تعمیر میں خدام۔ اطفال انصار اور ناصرات بڑھ چڑھ کر وقار عمل میں حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ تعمیر جماعت کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور اس کی تعمیر و تکمیل کیلئے غیبی سامان فرمائے۔ (سید امداد علی خادم سلسلہ چک ایمرچھ یاری پورہ سرکل کشمیر)

## مجلس انصاراللہ شورت (کشمیر) کی مساعی

4 جولائی کو مجلس نے ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا اس اجلاس میں ممبران مجلس کے علاوہ بیشتر خدام اور انصاراللہ نے شرکت کی مختلف دینی سماجی اور معاشی امور کی طرف توجہ دلائی گئی دوران ماہ ایک وفد کی صورت میں گھر گھر جا کر تمام لوگوں کو نماز پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ خدا کے فضل سے نتائج اچھے رہے۔ نماز فجر کے بعد تمام دوستوں کو قرآن کریم کی تلاوت اور نماز تہجد پڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تمام دوستوں کو اپنے گھروں اور آس پاس کو صاف رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی، فضول خرچی سے بچنے اور دینی تقدس کو برقرار رکھنے پر زور دیا گیا۔

انسپکٹر انصاراللہ کے ساتھ تعاون کر کے تعمیر ایوان انصار اور چندہ انصاراللہ جمع کر کے انسپکٹر صاحب کے حوالے کئے گئے، مجالس انصاراللہ صوبہ کشمیر کے اجتماع کے لئے چندہ ادا کیا گیا اجلاس میں انصاراللہ کی زیادہ سے زیادہ شمولیت ممکن بنائی۔ شورت گاؤں میں سے گذرنے والی سڑک ایک جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھی اس کی مرمت کر کے اس کو راہ گیروں کے لئے آسان بنایا گیا۔ ۲۳۔۲۴۔۲۵ تاریخ کو آسنور میں خدام کے صوبائی اجتماع میں اراکین مجلس نے شرکت کی۔

۲۲ تاریخ کی نماز مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت میں محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے شورت جماعت کے انصار دوستوں کا ایک اجلاس منعقد کرایا۔ جس کی صدارت جناب ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے انجام دی۔ مکرم صدر صاحب انصاراللہ بھارت نے انصار دوستوں کو اپنے مقام فرائض اور موجودہ زمانے میں اس اہم شعبے کی کارکردگی کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ ۲۶ تاریخ کو انصاراللہ شورت کا ایک عام اجلاس منعقد کیا جس میں صدر جماعت اور ناظم اعلیٰ بھی موجود تھے۔ اس اجلاس میں زعماء حلقہ جات منتخب کئے۔ سارے گاؤں کو تین حلقوں میں تقسیم کر کے تین زعماء کو منتخب کیا گیا۔ ۲۹ تاریخ کو مجلس کا اجلاس مغرب کی نماز سے قبل برابر چھ بجے منعقد ہوا جس میں شادی بیاہ کے معاملات اور اخراجات وغیرہ کے بارے میں غور و فکر کیا گیا۔ جوابی پرچہ جات برائے دینی امتحان مرکز کو بھیجے جا رہے ہیں۔ (ماسٹر عبدالغنی ڈار زعیم مجلس انصاراللہ شورت)

## تربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ نونہ مئی

بتاریخ 26 جولائی بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصاراللہ بھارت تربیتی اجلاس ہوا سب سے پہلے نسیم احمد نائب ناظم تعلیم و مال مجلس انصاراللہ کشمیر نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ نونہ مئی نے کی مکرم اشفاق احمد صاحب کی نظم کے بعد خاکسار نسیم احمد نے عہد مجلس انصاراللہ دہرایا بعدہ صدر مجلس انصاراللہ بھارت مکرم منیر احمد صاحب خادم نے ضروری ہدایات و نصائح سے نوازا آپ کی تقریر کے بعد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نونہ مئی مکرم راجہ نصیر احمد خان صاحب نے تمام مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا مہمانان کرام میں مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت، مکرم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ، مکرم محمود احمد صاحب خادم تھے۔

اختتامی تقریر مکرم و محترم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے کی۔ آپ نے فرمایا اگلے چند سالوں میں دُنیا میں ایک انقلاب پیدا ہوگا۔ لہٰذا ہمیں جماعت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینی ہے ہمیں مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ دینی ہے آپ نے فرمایا کہ داعی الی اللہ بنیں اور اپنا عملی نمونہ بہتر بنائیں۔ تربیتی اجلاس کے بعد مجلس عاملہ مجلس انصاراللہ بھارت کی میٹنگ زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت ہوئی جس میں تعلیم و تربیت کی بعض تجاویز اور مسائل پر غور کیا گیا۔ (نسیم احمد نونہ مئی)

## ولادت و درخواست دُعا

خاکسار کے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم عبدالعلیم ٹاک سلمہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19 جولائی 2004ء کو بچی سے نوازا ہے پیارے آقا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام انیقہ تجویز فرمایا ہے۔ بچی کی درازی عمر صحت کاملہ صالحہ اور قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالسلام ٹاک صدر جماعت احمدیہ رینگ)

## بمبئی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ ممبئی نے الحق بلڈنگ میں مورخہ 25 جولائی کو بعد نماز عصر جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب بٹ، مکرم سہیل احمد صاحب جناب ساد بسواس، مکرم انوار احمد خان صاحب زعیم انصاراللہ مکرم پرویز احمد خان صاحب۔ مکرم سید منور الدین صاحب ظہیر صدر جلسہ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض پہلوؤں کو بیان فرمایا دعا کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں بعد نماز تمام حاضرین کو رات کا کھانا بھی پیش کیا گیا۔ جس کے اخراجات مشترکہ طور پر سبھی احباب نے برداشت کئے اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر جہت سے نافع الناس بنائے۔ آمین۔ (سید طفیل احمد مبلغ سلسلہ ممبئی)

## مکربی میں جلسہ سیرت النبی صلعم

بتاریخ ۵ مئی سرکل دیودرگ کو جماعت احمدیہ مکربی میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

مورخہ 3 مئی 04 کو پنچایت حال مکربی میں جلسہ سیرت النبی صلعم کا انعقاد کیا گیا۔ صبح ۱۱ بجے جلسہ کا آغاز ہوا۔ نشست میں محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ مکربی کے زیر صدارت بچوں کے مختلف پروگرام ہوئے اس نشست میں جماعت احمدیہ بنی مئی بی زی اور مکربی ھبال کے زیر تعلیم طلباء نے تلاوت قرآن مجید۔ نظم۔ تقریر اور کوئز پروگراموں میں حصہ لیا۔ دوسری نشست محترم ناصر احمد صاحب۔ نور نائب برائے دیودرگ سرکل کے زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم حافظ محمد اسماعیل صاحب نے تلاوت قرآن مجید اور محترم اقبال احمد صاحب معلم نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ مکربی نے آنے والے تمام مہمانان کرام کا پرخلوص انداز میں استقبال کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے موجودہ دور میں جماعت احمدیہ کی دینی و قومی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے جلسہ ہائے سیرت النبی صلعم کے انعقاد کا مقصد اور ضرورت کے متعلق روشنی ڈالی۔ مکرم نبی احمد صاحب نے کنٹرا میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کی سیرت پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم لیاقت علی صاحب عارضی معلم نے کنٹر زبان میں سیرۃ النبی پر۔ محترم فضل حق خان صاحب مبلغ سلسلہ نے موجودہ زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے اسلام کے عملی نمونے کا قیام کے تعلق سے روشنی ڈالی۔ نمائندگان میں سے مکرم بسوا راجپا صدر پنچایت مکربی نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے دوسرے مذاہب کے تعلق سے خیالات اور بھائی چارگی بڑھانے کی عالمی کوشش کو سراہتے ہوئے مکربی میں کامیاب جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔ موصوف نے وقتاً فوقتاً ایسے جلسوں کے انعقاد کے لئے درخواست کی۔ اس کے بعد مکرم ٹی ارشاد احمد صاحب معلم سلسلہ نے نبی اکرم صلعم کے اخلاق حسنہ بیان کئے۔ مکرم صدر اجلاس نے اختتامی تقریر میں موجودہ زمانہ کے امام پر ایمان لانے کی ضرورت بیان کر کے آنے والے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ ٹھیک تین بجے دُعا کے ساتھ اختتام پزیر ہوا۔ بعد جلسہ اجتماعی کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس جلسہ میں گرد و نواح کے سات جماعتوں سے تین صد سے زائد نومبائعین شامل ہوئے اور دس کے قریب دیگر مذاہب کے نمائندے شامل ہوئے۔ اس جلسہ کی کامیابی کے لئے محترم حفیظ اللہ دین صاحب مبلغ سلسلہ سرکل انچارج تھلک کا خصوصی تعاون رہا۔ اسی طرح مکرم اقبال احمد صاحب معلم ٹی ارشاد احمد معلم شیخ مامون صاحب معلم اور افراد جماعت مکربی بھی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

(ایم۔ اے محمود احمد۔ سرکل انچارج دیودرگ)

## جلسہ سالانہ یوکے 2004 کی برکات

مورخہ 30.7.04 تا 1.8.04 جلسہ سالانہ یوکے ہوا بذریعہ ایم ٹی اے سرکل لکھنؤ کی 25 جماعتوں سے تقریباً 300 افراد نے استفادہ کیا۔ 30.7.04 چار بجے سے نومبائعین کی آمد احمدیہ مشن لکھنؤ میں شروع ہوگئی تھی ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ دیکھنے کے بعد نماز مغرب و عشاء جمع ہوئی۔ احمدیہ مشن لکھنؤ میں 30.7.04 کو شام سے ہی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام شروع ہو چکا تھا۔ جلسہ کے طرز پر مہمانوں کے لئے کھانے پینے و رہنے کے انتظام کیلئے شعبہ تیاری طعام تقسیم طعام نگرانی و جلسہ کی حاضری اور صفائی و آب رسانی مقرر کئے گئے تھے تینوں دن مہمانوں نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ جلسہ کی کارروائی دیکھی۔ اور سی حاضری پوری رہی جلسہ کے بیچ بیچ میں چائے کا انتظام تھا۔ جلسہ کے بعد لوگوں نے بڑے اچھے تاثرات بیان کئے کچھ غیر مسلم بھی تھے وہ بھی بڑے حیران و پریشان ہوئے یہ کہا کہ مختلف ملکوں سے آئے ہوئے لوگ ایک امام کے کہنے سے اٹھتے ہیں اور بیٹھتے ہیں پھر سیاسی حکمرانوں کے خطوط جو پڑھے گئے ان سے متاثر ہو کر کہا کہ واقعہ میں یہ جماعت دوسرے مسلمانوں سے اچھی ہے سب سے بڑھ کر قرآن مجید کا مختلف زبانوں میں ترجمہ ایم ٹی اے پر دیکھ کر ان کے دلوں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ کئی لوگوں نے تو یہاں تک کہا کہ اس طرح کے پروگرام بار بار ہوں اور ہم دیکھ سکیں مہمانوں کا یہ عالم تھا کہ دیر رات جلسہ ہونے کے بعد رات بھر (فجر تک) اس کا ذکر کرتے رہے جب اپنے اپنے گاؤں جانے لگے تو ان کے اندر ایک الگ طرح کی محبت جماعت کے لئے دیکھی گئی جو اس سے پہلے اتنی نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ مزید جماعت کی محبت ان کے دلوں میں بھر دے۔ (محمد احمد سرکل انچارج لکھنؤ)

## وصایا

منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**وصیت نمبر 15304::**

میں رملہ اسماعیل زوجہ محمد اسماعیل الپی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن چیلا کرہ ڈاکخانہ وینگا نلور ضلع ٹرچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28-9-03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زمین 15 سینٹ نمبر 225/2 جس کی قیمت 25000 پچیس ہزار روپے ہے۔ طلائی کنگن 12 گرام۔ طلائی ہار 32 گرام۔ بالیاں 04 گرام۔ زیور طلائی کل 48 گرام قیمت اندازاً -/25000 روپے حق مہر -/3000 وصول ہو چکا ہے۔

میرا گزارہ جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

| گواہ شد | العبد | گواہ شد |
|---|---|---|
| محمد اسماعیل الپی | رملہ اسماعیل | ایچ ناصر احمد |

**وصیت نمبر 15305**

میں ڈاکٹر منجو محمود بٹ زوجہ محترم ڈاکٹر محمود احمد بٹ قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹری عمر 43 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13.6.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے (بیس ہزار روپے) ہے۔ سول لائن نزد گیسٹ ہاؤس قادیان میں دو کنال گیارہ مرلے کا ایک پلاٹ خسرہ نمبر 61R/22_65R/2/2/2 ہے۔ اس پلاٹ کے ایک حصہ میں 20x12 فٹ کے دو ہال اور 20 فٹ کا ہی ایک برآمدہ ہے منسلک باتھ روم تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ پلاٹ میرا اور میرے خاوند ڈاکٹر محمود احمد بٹ صاحب کا مشترکہ ہے اس کی اندازاً قیمت دس لاکھ روپے ہے۔ طلائی زیور نیکلس اور کانٹے وزن 040-32 گرام کڑا ایک عدد اور چوڑیاں 10 عدد وزن 560-121 گرام۔ چین دو عدد و کانٹے 5 جوڑی مع لاکٹ ایک عدد وزن 140-71 گرام ٹاپس دو عدد و انگوٹھیاں چار عدد وزن 8.110 گرام زیورات نقرئی سیٹ ایک عدد (چین کانٹے بریس لیٹ) وزن 60.450 گرام اندازاً قیمت زیورات طلائی -/1,42067 روپے نقرئی -/556 روپے۔ کل مبلغ 1,42,623.25 روپے۔ ایک سکوٹر میرے نام سے ہے اندازاً قیمت 25000 روپے۔

میرا گزارہ آمد از جائیداد تجارت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں قادیان میں میڈیکل پریکٹس کرتی تھی اب زندگی وقف کر کے اپنے خاوند کے ساتھ افریقہ جا رہی ہوں۔ وہاں جو آمد ہوگی اس کے مطابق حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ جون 04 سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
|---|---|---|
| ڈاکٹر محمود احمد بٹ | ڈاکٹر منجو بٹ | محمد ایوب بٹ درویش |

**وصیت نمبر 15306::**

میں سیدہ امۃ السلام زوجہ شیخ نظام الدین قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ قبرستان ڈاکخانہ کافلہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25 6.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کان کے پھول طلائی وزن 3 گرام قیمت 1500 روپے۔ دستی گھڑی 500 روپے حق مہر 2200 روپے میرا گزارہ جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
|---|---|---|
| سید ظفر الدین احمد | سیدہ امۃ السلام عمر | سید طیب احمد سلیم |

**وصیت نمبر 15307::**

میں صبیحہ نرگس بنت محترم سراج الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3.3.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ایک جوڑی طلائی بالیاں 1.25 گرام قیمت -/830 روپے غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔

میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہانہ 150 روپے۔ ٹیوشن پڑھاتی ہوں جو آمد ہوگی اس پر چندہ وصیت ادا کروں گی۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
|---|---|---|
| حکیم محمد دین | صبیحہ نرگس | محمد انور احمد |

**وصیت نمبر 15308::**

میں غلام حمید الدین ولد غلام محی الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 60 سال تاریخ بیعت 20 جولائی 1943 ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع رنگا ریڈی صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7.10.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ ذاتی و آبائی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ذریعہ آمد تجارت ہے۔ سرمایہ تجارت 6000 روپے ہے۔

میرا گزارہ تجارت جیب خرچ ماہانہ 1500 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ماہ اپریل 04 سے نافذ ہوگی۔

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
|---|---|---|
| محمد انور احمد | غلام حمید الدین | بشارت احمد حیدر |

**وصیت نمبر 15309::**

میں راشدہ پروین زوجہ محمد حشمت اللہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ رچمنڈ ٹاؤن ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.10.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

مکان ایک منزلہ بصورت فیکٹری شیڈ ڈی 62 ویر سندرا انڈسٹریل اسٹیٹ بنگلور ہوئی جس کی قیمت مبلغ 230000 دو لاکھ تیس ہزار طے ہوئی ہے۔ جس میں سے 130000 ایک لاکھ تیس ہزار روپے بصورت اقساط ادا کر چکی ہوں باقی رقم مبلغ 100000 روپے بصورت اقساط ادا کرنی ہے۔ مبلغ 10000 روپے حق مہر کی رقم خاکسار نے اپنے خاوند سے لیکر اقساط ادا کرنے کیلئے استعمال کر دی ہے۔

زیورات طلائی: نیکلس ایک جوڑی کانٹے ایک انگوٹھی۔ وزن 25 گرام 300 ملی گرام کڑا ایک عدد وزن 12 گرام 500 ملی گرام انگوٹھیاں 3 عدد وزن 11 گرام ٹاپس ایک جوڑی وزن 2 گرام

کل وزن 50 گرام 800 آٹھ صد ملی گرام کل قیمت -/22860 بائیس ہزار آٹھ صد ساٹھ روپے۔ اس کے علاوہ خاکسار کی کوئی مزید جائیداد نہیں۔

میرا گذارہ آمد از جائیداد ماہانہ خرچ 4000 روپے ہے۔ اس کے علاوہ کوئی زائد آمد نہیں۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
| --- | --- | --- |
| عطاء اللہ نصرت | راشدہ پروین | حشمت اللہ |

وصیت نمبر 15310::

میں آر ایم عثمان پاشا ولد آر ایم سبحان علی صاحب قوم ملا پیشہ طالب علم جامعۃ المبشرین عمر 21 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18.5.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

خاکسار سندھور ضلع رائچور صوبہ کرناٹک کا رہنے والا ہے۔ جامعۃ المبشرین کا طالب علم ہوں۔ ذاتی جائیداد کوئی نہیں ہے۔ آبائی جائیداد رہن رکھی ہوئی ہے۔ والدہ حیات ہیں تا حال جائیداد مشترکہ ہے۔

میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

| گواہ شد | العبد | گواہ شد |
| --- | --- | --- |
| سلطان احمد ظفر | آر ایم عثمان پاشاہ | محمد انور احمد |

وصیت نمبر 15311::

میں ساجدہ نسرین زوجہ مکرم محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ قوم شیخ صدیقی پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27.3.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد از زیورات طلائی و نقرئی کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

زیورات طلائی 22 کیرٹ چین طلائی 6.150 قیمت 3280 انگوٹھی دو عدد 4.500 قیمت 2180 ایئر رنگ ایک جوڑی 2.600 قیمت 1100 ٹاپس 1.300 قیمت 630 کانٹے 8.300 قیمت 3770 نیکلس 20.350 قیمت 9250 کانٹے 1.880 قیمت 795 لچھا دستار 3.500 قیمت 1490 وزپن 0.400 قیمت 170 لچھا 7.000 قیمت 3390 میزان 55.980 قیمت 26055 زیورات نقرئی ایک سیٹ ہار مع کانٹے وزن 30.550 قیمت 235 پائل ایک جوڑی 67.520 قیمت 445 پائل ایک جوڑی 62.400 قیمت 411 ایک ہار (گولڈن پالش) 26.520 قیمت 180 میزان 186.990 قیمت 1270.00 دونوں کی موجودہ میزان 27326 روپے۔

میرا گزارہ آمد از خورد و نوش ماہانہ 500 روپے ہے۔

میں نے اپنے حق مہر کی رقم مبلغ بارہ ہزار روپے اپنے خاوند سے نقد وصول کرلی ہے اور یہ رقم ڈاکخانہ کی ایک پالیسی میں لگائی ہے جس سے ماہانہ 120 روپے آمد ہوتی ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل 04 سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
| --- | --- | --- |
| محمد کریم الدین | ساجدہ نسرین | فرید الدین احمد |

طلباء کیلئے مفید معلومات

# فرنچ زبان سیکھنے پر روزگار کے مواقع

آج کے بدلتے ہوئے وقت میں طلباء بارھویں پاس کرنے کے بعد کمرشیل کورس کو لیکر آگے کی پڑھائی کرنا چاہتے ہیں۔ اس لحاظ سے فرنچ زبان کی طرف طلباء کا رجحان بہت بڑھ رہا ہے۔ گزشتہ تین چار سالوں میں اس زبان میں درخواست دہندگان کی تعداد میں توقع سے کہیں زیادہ اضافہ ہوا ہے فرنچ زبان کی تعلیم دلی یونیورسٹی، جامعہ ملیہ یونیورسٹی، جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے علاوہ کئی پرائیوٹ اداروں کے ذریعہ دی جاتی ہے۔

بارھویں پاس کرنے کے بعد کچھ کالجوں میں داخلہ میرٹ لسٹ کی بنیاد پر ہوتا ہے تو کہیں عام داخلہ کے طریق پر ایڈمیشن ہوتا ہے۔ امیدوار کو بارھویں میں پچاس فیصد نمبر لینا ضروری ہے لیکن زیادہ نمبر لانے پر اچھے کالجوں میں داخلہ مل سکتا ہے۔ دلی یونیورسٹی میں اس زبان سے قبل ''کالک ناتک'' کی ڈگری لی جاسکتی ہے۔ ویسے سینٹ سٹیفن، ہنس راج، رام جس، گارگی، ایس آر سی، ایل ایس آر، ستیہ وادی وغیرہ کالجوں میں پارٹ ٹائم کلاسوں کی سہولت بھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہنس راج کالج میں امیدوار کو سب سے زیادہ جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ سینٹ سٹیفن میں طلباء کی صلاحیت کا امتحان بھی لیا جاتا ہے۔ پارٹ ٹائم کورس کرنے والوں کو پہلے سرٹیفکیٹ میں داخلہ لینا پڑتا ہے اس کے بعد ڈپلومہ اور اسے پورا کرنے کے بعد ایڈوانس ڈپلومہ کرنا پڑتا ہے جو سناتک کی ڈگری کے برابر ہے۔ اس کے بعد طلباء پی جی کرکے بہتر مستقبل بنا سکتے ہیں۔ فرنچ زبان سیکھ رہے ایک طالب علم کا کہنا ہے کہ جس طالب علم کو گرامر کی اچھی سمجھ ہوگی وہ اسے آسانی سے کرسکتا ہے ویسے زیادہ تر زبان رومن میں ہی پڑھائی جاتی ہے ہندی میڈیم کے طلباء بھی اس زبان کو سیکھ سکتے ہیں زیادہ تر طلبا نوکری وغیرہ کو دھیان میں رکھ کر اس زبان کو سیکھتے ہیں۔

## روزگار کے مواقع

فرنچ زبان سیکھ لینے اور اس میں مہارت حاصل کر لینے کے بعد تعلیم، ترجمہ یا ملٹی نیشنل کمپنی میں نوکری مل سکتی ہے فرانس میں ٹیچروں کی بہت ڈیمانڈ ہے۔ یہاں کے طلباء وہاں جاکر بچوں کو انگریزی پڑھاتے ہیں۔ فرانس کے سفارتخانے میں بھی نوکری ملنے کی امید ہوتی ہے۔ حال ہی میں دلی یونیورسٹی کے طلبا سرکاری خرچ پر فرانس ایجوکیشنل ٹور پر گئے تھے۔ ٹورسٹ گائڈ بنکر بھی اچھی آمدنی کی جاسکتی ہے آج جبکہ پوری دنیا ایک شہر کے حکم میں ہوگئی ہے تو ایسے میں فرنچ جرمن، رشین وغیرہ زبان کے جانکاروں کو روزگار کے نقطہ نظر سے یقیناً فائدہ ہوگا۔ (ماخوذ)

# قائدین مجالس کیلئے ضروری اعلان

جیسا کہ آپ سب نے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظام وصیت کے تعلق سے اہم ترین ہدایت ایم ٹی اے کے ذریعہ معلوم کرلی ہے۔ جس میں حضور نے اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور انور کی اس ہدایت کی روشنی میں آپ فوری طور پر اپنی مجلس کے جملہ اراکین کا جائزہ لیں اور ان اراکین کو پرزور تحریک کریں مؤثر رنگ میں سمجھائیں کہ وہ بھی جلد از جلد وصیت کے بابرکت آسمانی نظام میں شمولیت کی سعادت پائیں آئندہ ہر ماہ اپنی ماہانہ رپورٹ کے ساتھ اس بات کا بھی ذکر ضرور کریں کہ دوران ماہ کتنے نئے اراکین نظام وصیت میں شامل ہوئے اور موصی اراکین کی تعداد کی معین اطلاع دی جائے۔

اس تعلق میں یہ بھی عرض ہے کہ جماعتی انتظامیہ کے تعاون سے کتاب ''الوصیت'' کو درس کی صورت میں پڑھانے کا بھی مساجد میں انتظام ہو اور اس کے اہم نکات بار بار احباب کے ذہنوں میں مستحضر کئے جائیں اور اجلاسات عامہ میں بھی اس عظیم الشان نظام کی اہمیت سے خدام کو روشناس کیا جائے اور اُن کی اس سلسلہ میں ہر ممکن راہنمائی کی جائے۔ دعاؤں کے ساتھ کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کی خواہش اور ہدایت کے مطابق زیادہ سے زیادہ اراکین کو اس بابرکت نظام'' آسمانی نظام'' وصیت میں شامل ہونے کی اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس سلسلہ میں ایک ماہ کے اندر اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

(محمد نسیم خان صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

## اعلان ولادت

خاکسار کے ہم زلف مکرم شیخ جمیل احمد صاحب آف بھدرک کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19.7.04 کو پہلی بچی سے نوازا ہے الحمدللہ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام جمیلہ جمیل تجویز فرمایا ہے عزیزہ مکرم شیخ غلام مسیح صاحب بھدرک کی پوتی اور مکرم شکیل احمد صاحب نائب زعیم اعلیٰ انصار اللہ صوبہ اڑیسہ کی نواسی ہے نومولودہ کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے قارئین بدر سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (شیخ محمود احمد اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان)

بقیہ صفحہ ( 1 )

تواس طرح جب ایک دوسرے کو سلام بھیجو گے اور چونکہ نیک جذبات سے دعا کر رہے ہو گے اسلئے محبت اور پیار کی فضا بھی تمہارے اندر پیدا ہوگی پھر یہ بھی بتایا کہ اسلامی معاشرہ چونکہ امن اور سلامتی پھیلانے والا معاشرہ ہے اسلئے یہ بھی خیال رکھو کہ جب گھروں میں ملنے جاؤ اور گھر والے بعض مجبوریوں کی وجہ سے تمہاری توقعات پر پورا نہ اتریں تو ناراض نہ ہو جایا کرو بلکہ حوصلہ دکھاتے ہوئے خاموشی سے واپس آجایا کرو اور اگر اسطرح عمل کرو گے تو ہر طرف سلامتی بکھیرنے والے اور پرامن معاشرہ قائم کرنے والے ہو گے۔

فرمایا جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں اس میں اسلام کے حسین معاشرے کو قائم کرنے اور آپس کے تعلقات کو ہمیشہ بہترین رکھنے کیلئے چند بڑی خوبصورت نصائح فرمائی گئی ہیں پہلی بات تو یہ بیان فرمائی کہ تمہارا دائرہ عمل صرف تمہارا اپنا گھر ہے تم اگر آزادی سے داخل ہو سکتے ہو تو اپنے گھروں میں۔ کسی دوسرے کے گھر میں منہ اٹھا کر نہ چلے جایا کرو اس سے تم بہت سی قباحتوں سے بچ جاؤ گے۔ تمہیں کسی کے پاس ملاقات کیلئے جانا ہے تو پہلے گھر والوں سے اجازت لو فرمایا اجازت لینے کے بہت سے فوائد ہیں فرمایا اجازت کو انا کا مسئلہ بنانے کی ضرورت نہیں۔ فرمایا بہت اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ اجازت لینے کا طریق کیا ہے اسطرح اجازت لینی ہے کہ سلام کہکر اجازت لو اونچی آواز میں سلام کہو۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق بھی اس سلسلہ میں بیان فرمایا۔ فرمایا سلام کرنے والے کے دل میں احساس رہتا ہے کہ میں نے ان کے لئے امن و سلامتی کا باعث بننا ہے اور جواب دینے والا بھی سلامتی کی دعا دیتا ہے اور اسطرح دونوں طرف سے سلامتی کی فضا بن جاتی ہے۔ حضور نے سلام کہکر گھر میں داخل ہونے کے تعلق سے ایک حدیث بیان فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جب اپنے گھر میں جائیں تو السلام علیکم کہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم جنت میں جاؤ گے تو وہاں صحیح معنوں میں سلامتی کے اس کلمے کا ادراک ہوگا صحیح معنے پتہ ہوں گے اسلئے اللہ کی پاکیزگی بیان کرنے کے بعد دوسری اہم بات جو تم کہو گے ایک دوسرے کو سلام بھیجنا ہی ہوگا اسلئے یہاں بھی اگر جنت نظیر معاشرہ قائم کرنا ہے تو ایک دوسرے پر سلام بھیجو فرمایا سلام کی عادت ڈالنے کے لئے ہمیں بھی اپنے بچوں کو سلام کہنے کی عادت ڈالنی چاہئے بچوں کو سمجھاتے رہیں کہ وہ سلام کرنے کی عادت ڈالیں گھر سے باہر جائیں تو سلام کر کے جائے اور جب گھر میں داخل ہوں تو سلام کر کے داخل ہوں پھر بچوں کو اس کا مطلب بھی سمجھائیں فرمایا بہر حال بچوں بڑوں سب کو سلام کہنے کی عادت ہونی چاہئے فرمایا یہ حکم عورتوں کیلئے بھی اسی طرح ہے جسطرح مردوں کیلئے عورتوں میں بھی اسی طرح کی قباحتیں ہو سکتی ہیں جس طرح مردوں میں ہوتی ہیں بلکہ بعض حالات میں عورتوں کیلئے زیادہ قباحتیں پیدا ہو جایا کرتی ہیں اسلئے سلام کر کے اجازت لے کر جس فرد کے پاس آئی ہوں اس کے پاس جائیں۔ تاکہ تمام گھر والوں کو پتہ ہو کہ اس وقت فلاں ہمارے گھر میں ہے اور اسطرح پردہ دار عورتوں کیلئے اور بھی آسانی ہو جائے گی اسطرح بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن میں سلام کہنے سے فائدہ ہوتا ہے یہ بھی فرمایا کہ گھر میں کوئی نہ ہو تو تین بار سلام کہو اور کسی نے نہیں سنا تو پھر واپس چلے جاؤ۔ فرمایا کہ اگر گھر والا موجود ہو اور مجبوری کی وجہ سے کہدے کہ اس وقت چلے جاؤ تو پھر برا نہ مناؤ۔ اور بہتری اسی میں ہے کہ واپس چلے جاؤ فرمایا سلام تو اسلئے پھیلا رہے ہو کہ آپس میں محبت و اخوت قائم ہو تمہارے اندر پاکیزگی قائم ہو پھر اگر گھر والا معذرت کردے یا ملنا نہ چاہے تو ملنے والا برا نہ منائے اور گھر والے کی بات مان لے یہ ہے اسلامی معاشرہ جو سلام کو رواج دے کر قائم ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حدیث بیان کر کے فرمایا کہ آپس میں محبت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے کہ سلام کو رواج دو اور سلام کو رواج دینے کا یہ مطلب ہے کہ جب منہ سے سلام کہو تو تمہارے دل سے بھی تمہارے بھائی کیلئے دعائے خیر نکل رہی ہو۔ فرمایا ہم احمدی مسلمان خوش قسمت ہیں کہ زمانے کے امام کی بیعت میں آکر ان (اخلاقی) بیماریوں سے محفوظ رہنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اگر اصلاح نہ کی تو پھر بیعت سے ہی کاٹے جائیں گے اللہ ہر ایک کو محفوظ رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ میں سلام کرنے کی اہمیت اور فوائد و برکات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ فرمایا بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جن سے جان پہچان ہے صرف انہیں سے سلام کرنا چاہئے نہیں بلکہ مسلمان معاشرہ میں تو ہر ایک آنے جانے والے کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کو رواج دینا چاہئے۔ فرمایا جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں خاص طور پر ربوہ میں قادیان میں حضور انور نے بعض اور ضروری اخلاق کی طرف عہدیداران جماعت کو بالخصوص توجہ دلائی فرمایا بعض معاشروں میں عورتیں مردوں سے مصافحہ کرتی ہیں یا مرد عورتوں سے مصافحہ کر لیتے ہیں انکو سمجھانا چاہئے کہ ہمارا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا فرمایا شرمانے کی اور کسی قسم کے کمپلیکس میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے فرمایا سلام کو اس قدر رواج دو کہ تمہارے دل کی کدورتیں اور اندر کی میل صاف ہو جائے حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے السلام علیکم کہنے کے طریق کو بھی تفصیل سے بیان فرمایا اور فرمایا کہ آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس شعار اسلامی کو اتنا رواج دیں کہ یہ احمدی کی پہچان بن جائے اس کے لئے خود بھی کوشش کریں۔ اور اپنے بیوی بچوں کو بھی کہیں فرمایا دنیا میں ہر جگہ احمدی پاک دل کے ساتھ ایک دوسرے کو سلامتی کی دعائیں دینا شروع کردیں تو بہت جلد اس یکجہتی اور دعاؤں کی وجہ سے احمدیت کی ترقی کو آپ دیکھیں گے انشاء اللہ فرمایا اور بھی کئی جگہوں پر جلسے ہو رہے ہیں ہر جگہ ان جلسوں کو سلامتی کے پیغام سے بھر دیں ان ملکوں میں جب آپ اسلام کی سلامتی اور امن کو پھیلائیں گے تو دعوت الی اللہ میں بھی آسانیاں پیدا ہوں گی فرمایا اسلام سلامتی کا پیغام ہے ہر احمدی کو اسے دنیا میں پھیلانا چاہئے اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

غیر ملکی رپورٹیں

## جماعت احمدیہ تنزانیہ کے تحت

# ''سبع سبع'' میلہ میں جماعت احمدیہ کی شرکت

(محمد ارشاد انور مبلغ سلسلہ - تنزانیہ)

سبع سبع: انگریزی کیلنڈر کے ساتویں مہینے (جولائی) کے پہلے سات دن تنزانیہ کے سب سے بڑے شہر دارالسلام میں ایک وسیع و عریض جگہ پر ایک عالمی میلے کا اہتمام ہوتا ہے۔ جس میں دنیا بھر کے ممالک کی شرکت ہوتی ہے اور ہر ملک اپنی اپنی مصنوعات کا تعارف کرواتا ہے۔ نیشنل اور انٹرنیشنل سطح پر بڑی بڑی کمپنیاں اور ادارے ہر سال نئی نئی اشیاء متعارف کرواتے ہیں۔ بہت بڑے بڑے اسٹال لگائے جاتے ہیں۔

چونکہ یہ اسٹال حکومت کی طرف سے الاٹ ہوتے ہیں۔ میلے کے قیام کے علاوہ سارا سال یہ اسٹالز بند رہتے ہیں۔ اس لئے اگلے سال سبع سبع سے پہلے ہر کوئی اپنے اپنے اسٹال کی مرمت وغیرہ کرتا ہے۔ جماعت کے خدام و انصار نے بھی مسلسل وقار عمل کر کے اور ضروری تبدیلی کر کے اسٹال کی مرمت کی۔ اور ماحول کو صاف کیا۔

پورے میلے میں صرف جماعت احمدیہ کو کتب کا اسٹال لگانے کی اجازت ہے

جماعتی کتب کی فروخت میں غیر احمدیوں کی طرف سے رکاوٹیں بھی ڈالی جاتی تھیں۔ لیکن اب خدا کے فضل سے صرف جماعت احمدیہ ہی کتب فروخت کرسکتی ہے دوسروں پر پابندی ہے۔

دوسرے اس پورے علاقہ میں صرف جماعت احمدیہ کو توفیق ملی ہے کہ وہاں مسجد تعمیر کرے جہاں ہر فرقہ کے لوگ آکر نماز ادا کرتے ہیں۔ خواتین کے لئے بھی الگ انتظام کیا گیا ہے۔ قبل ازیں صرف نماز کے لئے الگ جگہ مختص کی گئی تھی۔ لیکن امسال باقاعدہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ الحمدللہ

اسٹال کو حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات پر مبنی بینرز اور تصاویر حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء سے مزین کیا گیا تھا جو زائرین کے لئے جاذب نظر تھا۔

امسال میلے کا افتتاح تنزانیہ کے نائب صدر علی محمد شین صاحب نے کیا بعدہٗ وہ مختلف اسٹالز پر بھی تشریف لے گئے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے اسٹال پر لاؤڈ سپیکر پر بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت سنائی جاتی رہی۔

خدام و انصار نے بڑی محنت اور لگن سے جماعتی کتب کو بڑے قرینے سے سجایا تھا۔ چونکہ ہمارا اسٹال برلب سڑک ہے اور تمام زائرین کا گزر ہمارے اسٹال کے سامنے سے ہوتا تھا۔ کتب کا واحد اسٹال زائرین کو وہاں رکنے پر مجبور کرتا تھا۔ خصوصاً مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم لوگوں نے بہت پسند کئے۔ قرآن مجید کے تراجم کے حوالے سے ملکی اور غیر ملکی احباب نے جماعت احمدیہ کی خدمت کو سراہا۔ اس سال تین کتب کو ری پرنٹ کر کے رکھا گیا جن کی مسلمانوں میں بڑی مانگ تھی یعنی اسلامی نکاح، ادعیۃ الرسول اور قاعدہ یسرنا القرآن۔ جماعتی کتب کے علاوہ آڈیو، ویڈیو کیسٹس کی فروخت کا انتظام تھا جس میں جماعت کا تعارف کروایا گیا تھا۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے 1.3 ملین شلنگ کی کتب فروخت ہوئیں۔ الحمدللہ

جماعتی کتب اور لٹریچر اپنی ذات میں بہت بڑی تبلیغ تھی تاہم اس کے ساتھ ساتھ ہمارے معلمین، انصار اور خدام کی ایک ٹیم ہمہ وقت زائرین کے سوالات کے جوابات دینے کے لئے وہاں موجود تھی۔ 11500 کی تعداد میں فری لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

ایک روز ایک دوست اسٹال پر تشریف لائے کچھ دیر تک حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کو غور سے دیکھتے رہے اور پھر بڑے ہی رقت آمیز حالت میں تصویر کو بوسہ دے کر چلے گئے۔

اسی طرح ایک اور شخص اسٹال پر آیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی تصویر کو غور سے دیکھتا رہا پھر تصویر کی بابت سوالات کیے۔ جب اس کو بتایا گیا تو اس نے منہ مانگی قیمت دینے کے لئے آمادگی ظاہر کی اور کہا کہ میں ہر صورت میں یہ تصویر خریدنا چاہتا ہوں۔

ان واقعات سے حضرت مسیح موعودؑ کی اس بات کی تائید کا عملی ثبوت مل گیا کہ بعض لوگوں میں اللہ تعالیٰ یہ وصف رکھتا ہے جو چہروں کا چہرہ پہچان لیتے ہیں۔ اس غرض سے حضرت مسیح موعودؑ نے تصویر بنوائی تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا بھر کی نیک روحیں اکٹھی کر دے اور ان کو حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق ملے۔ آمین

## خصوصی درخواست دُعا

مکرم سید خلیل احمد صاحب ڈی سی (ہگلی) بنگال کی اہلیہ اُمید سے ہیں زچگی کا مرحلہ بآسانی طے ہونے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور نیک صالح اور خادم دین اولاد عطا ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ موصوف بدر کے معاونین خصوصی میں سے ہیں۔

(مینیجر بدر)

**بقیہ صفحہ: ١**

ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز کی۔ اور مَیں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اِس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدّم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کیلئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

پھر مَیں دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

پھر مَیں تیسری دفعہ دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی* اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تُو راضی ہے۔ اور جن کو تُو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کیساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِیْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصّہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کیلئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجا لانا ہوگا۔

١- اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے مَیں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کیلئے کسی قدر اور زمین خریدی جائیگی جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی۔ اور اس کے خوشنما کرنے کیلئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنوآں لگایا جائے گا اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے جو گزرگاہ ہے اس لئے وہاں ایک پُل تیار کیا جائیگا اور ان متفرق مصارف کیلئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ سو کُل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کیلئے خرچ ہوگا۔ سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کیلئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہی لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نور الدین صاحب کے پاس آنا چاہئے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہئے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعتِ توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

٢- دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیّت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعتِ علمِ قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کیلئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے اُمید کی جاتی ہے کہ اشاعتِ اسلام کیلئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعتِ اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہونگے۔ اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائیگا تو وہ لوگ جو اُن کے جانشین ہونگے انکا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاویں۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جائے۔

یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہونگے۔ اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو مَیں دُعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کیلئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گزارہ نہ ہو ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جائے۔

٣- تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

٤- ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کیلئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

(الوصیت صفحہ ١٩ تا ٢٣)

---

* بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو۔ اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کیلئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے برگزیدوں کیلئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے افروختہ ہوئی۔ جیسا کہ اُس نے فرمایا۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ وَاُعْطِیْکَ مَایَدُوْمُ. لَکَ دَرَجَةٌ فِی السَّمَآءِ وَفِی الَّذِیْنَ هُمْ یُبْصِرُوْنَ. وَلَکَ نُرِیْ اٰیٰتٍ وَنَهْدِمُ مَا یَعْمُرُوْنَ. وَقَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا. قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ. اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ. لَاتَخَفْ اِنِّیْ لَایَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ. اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ. بِشَارَۃٌ تَلَقَّاهَا النَّبِیُّوْنَ. یَااَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ. اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ وَاَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ. وَاَنْتَ وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ. اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ اِذَا غَضِبْتُ (غضبت) وَکُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ. اٰثَرَکَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ. لَایُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ. وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا. یَعْصِمُکَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا. وَیَسْطُوْا بِکُلِّ مَنْ سَطَا. ذَالِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ. اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ. یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرُ. کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ. وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ. اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ. اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ. سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ. وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ منہ

---

## تحریک جدید کا سال قریب الاختتام ہے بقایا چندہ کی جلد ادائیگی فرمائیں

گزارش ہیکہ تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں اب صرف دو ماہ سے بھی کم کا عرصہ رہ گیا ہے اکتوبر 2004 کے آخر تک آپ کے وعدہ جات کی مکمل ادائیگی ہونی چاہئے۔ امید ہے کہ آپ اپنا اور اپنی فیملی کا جائزہ لیکر بقایا جات کی جلد ادائیگی مقامی سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے خود مل کر کریں گے اور الٰہی افضال و برکات حاصل کریں گے۔ (وکیل المال تحریک جدید بھارت)


دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی — اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI (R)
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammed Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700073
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

## ٹی وی پر اسلامی نشریات ناجائز دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

مشہور عالم اسلامی تعلیمی ادارے دارالعلوم نے ٹی وی پر اسلامی پروگرام چلانے کو غلط قرار دیا ہے۔ممبئی سے آئی ایک ای میل میں استفسار کئے گئے مسئلے پر دارالعلوم نے یہ فتویٰ دیا ہے فتوے میں بتایا گیا ہے کہ اسلام کی حفاظت کا شریعت نے جو طریقہ بتایا ہے اس طریقے کو ہی سختی کے ساتھ اپنانے کی ضرورت ہے۔

ممبئی سے مسعود احمد نجمی نے دارالعلوم سے ای میل بھیج کر پوچھا تھا کہ ٹی وی پر ڈھیروں ایسی چیزیں دکھائی جارہی ہیں جن سے اسلام اور مسلمانوں کی تصویر خراب ہوتی ہے۔ایسی نشریات سے بہت سے اسلامی عقیدوں کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا ہورہی ہیں بہت سے گمراہ لوگ اسلام کا سہارا لیکر ٹی وی کے ذریعہ لوگوں کے مذہبی عقیدے اور ذہنیت پر ڈاکے ڈالتے ہیں کیا اس صورت حال سے مقابلہ کیلئے علماؤں کو ٹیلی ویژن پر اسلامی عقیدوں اور سچائی سے لوگوں کو روبرو کرانا چاہئے؟ اس سوال کے جواب میں دارالعلوم کے فتویٰ کمیٹی کے چار افراد کی مجلس نے کہا کہ دینی پروگرام چلانے کیلئے اس کا استعمال کرنا انتہائی غلط ہے اسلام کی تبلیغ، حفاظت کے جن طریقوں کی شریعت نے اجازت دی ہے انہیں ہی سچائی کے ساتھ اپنانے کی ضرورت ہے۔فتوے میں کہا گیا ہے کہ اگر عام طور پر مسلمانوں میں آپسی محبت پیدا ہو جائے تو اسلام کے بارے میں بہت سے شکوک خود بخود ختم ہو جائیں گے خیر خواہ اسلام کو سخت محنت سے پھیلائیں کیونکہ ٹیلی ویژن کے دینی پروگرام بھی دیکھنے والے اُس انداز سے دیکھنے کے عادی ہیں جس انداز سے عام طور پر ٹیلی ویژن کے پروگرام دیکھے جاتے ہیں اور ٹیلی ویژن کو فحاشیت سے پاک صاف کر دینا تقریباً ناممکن ہے۔ اسلئے دینی پروگراموں کیلئے ٹیلی ویژن کا استعمال جائز قرار نہیں دیا جاسکتا''۔

(دینک جاگرن بنارس 10.8.04 صفحہ 8 کالم 4)

## سیلاب کی تباہی جنگ کی تباہی سے کم نہیں

ملک کے چار کروڑ ہیکٹر سے زیادہ علاقے میں وقت وقت پر سیلاب آتا ہے بھارت میں ہر سال لگ بھگ 75 لاکھ ہیکٹر کا علاقہ سیلاب سے متاثر ہوتا ہے۔ ہر سال اوسطاً 1529 افراد کی موت اور 94000 جانوروں کا نقصان ہوتا ہے۔ایسے علاقوں میں رہنے والے لوگ ہمیشہ غیر محفوظ ہونے کے خیالات میں گھرے رہتے ہیں جس سے ترقی کا عمل کمزور پڑتا ہے صرف بہار میں موجودہ باڑھ سے دو کروڑ لوگ متاثر ہوئے نیز موجودہ سیلاب میں میگھالیہ تریپورا، میزورم۔ آسام کے کچھ علاقے اور منی پور کا ملک کے باقی حصوں سے رابطہ منقطع ہوگیا تھا۔آسام کے سبھی ضلعوں کے 11000 گاؤں میں ایک کروڑ اکیس لاکھ لوگ سیلاب سے متاثر ہوئے۔789393 ہیکٹر علاقے میں پھیلی ہوئی فصل تباہ ہوگئی۔ سیلاب قدرت کا قہر مانا جاتا ہے۔ نیپال بھوٹان بنگلہ دیش اور چین کے ممالک سیلاب سے متاثر ہوئے بنگلہ دیش کا چوتھائی حصہ پانی میں ڈوب گیا وسعت اور پھیلاؤ کے اعتبار سے باڑھ جس قدر متاثر کرتا ہے جنگ نہیں کرتی۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ جہاں جنگ کی بھیانک تباہی کو روکنے کی کوشش کی جارہی ہے وہاں سیلاب کی تباہی سے بچنے کیلئے کوشش کی جائے۔

## میزورم اور منی پور میں بسنے والے یہودیوں کو ان کی یہودیت قبول کر لئے جانے کے متعلق فیصلے کا انتظار

شمال مشرقی بھارت کے میزورم اور منی پور میں بسنے والے ہزاروں آدی باسی یہودی اپنے متعلق فیصلے کا بے صبری سے انتظار کررہے ہیں۔ یہ فیصلہ یہودیوں کے اعلیٰ مذہبی رہنما افضل ربی (شلوموامر) کریں گے کہ آیا یہ یہودی ہیں یا نہیں۔فری آئذ کی قیادت میں تین افراد پر مشتمل ایک کمیٹی نے حال ہی میں منی پور اور میزورم کا دورہ کیا ان کا مقصد قبائلی یہودیوں کے بارے میں خبریں اکٹھا کرنا تھا۔ اس کے بعد یہ ٹیم اسرائیل لوٹ گئی۔ اس ٹیم نے اعلیٰ ربی کو اپنی رپورٹ سونپ دی ہے میزورم اور منی پور کے تقریباً ۵ ہزار آدی واسی خود کو مناسح قبیلہ سے جوڑتے ہیں۔غور طلب ہے کہ یہ قبیلہ اسرائیل کے دس غائب شدہ قبیلوں میں گنا جاتا ہے اسرائیلی ٹیم ان یہودیوں کے دعوؤں کی جانچ کرنے آیا تھا اسرائیل کے قانون کے مطابق ہر اسرائیلی کو اپنی مقدس سرزمین پر پیر رکھنے کا حق حاصل ہے اسرائیلی سرکار کیلئے سب سے بڑی پریشانی یہ ہے کہ ان سبھی کو اصلی یہودی مان لیا گیا تو ان میں اسرائیل کا سفر کرنے کا مقابلہ شروع ہو جائے گا ایک رپورٹر 'جو ڈنگ لیانی' کے مطابق یہ قیاس غلط ہے کہ مشرق شمال کے یہ یہودی یہ درجہ حاصل ہونے کے بعد اسرائیل میں بسنے کی تیاری میں لگ جائیں گے۔

(امر اجالا دینک وارانسی بنارس صفحہ ۱۸۔۲۲ اگست ۲۰۰۴ء)

## کھیل کے میدان میں چین کی کامیابی کا راز

چین کھیل کے میدان میں شاندار ترقی کر کے پورے ایشیا کی ناک بن گیا ہے۔ پوری دنیا میں چین حیرت اور استعجاب کے ساتھ تبصرہ کا موضوع بن گیا ہے کہ اس نے کھیلوں میں اتنی ترقی کیسے کر لی۔1984ء کے اولمپک میں 15 اور پچھلے سڈنی اولمپک میں 28 طلائی طمغہ جیت کر چین تیسرے نمبر پر پہنچ گیا تھا۔ اور اب اتھینس میں دوسرے نمبر پر رہا۔آخر ایسا کیسے ممکن ہوا؟

دراصل چین نے بہت پہلے ہی سمجھ لیا تھا کہ کھیل اس کے عکس کو چمکا سکتا ہے لہٰذا چین میں اس کی دیگر پالیسیوں کی طرح کھیل کی ترقی کیلئے بھی (جدید سوویت یونین کی طرح) تعلیم و تربیت کا انتظام ہوا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کا ان کے قد کاٹھ کو دیکھ کر انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر انہیں مختلف کھیلوں کیلئے تیار کیا جاتا ہے۔ چین میں تقریباً تین ہزار کھیل کے سکول ہیں جن کی خصوصی طرز تعمیر کھیل کو مدنظر رکھ کر کی گئی ہے جن میں تقریباً چار لاکھ بچے دن بھر کڑی محنت سے گزرتے ہیں اور پھر شام کو پڑھائی کرتے ہیں کھیل انتظامیہ باہر گاؤں وغیرہ میں گہری نظر رکھتی ہے اور کسی بھی بچے یا بچی کو کسی خاص کھیل میں موافق اور ابھرتا دیکھ کر کھیل سکول کیلئے چن لیتی ہے۔

چین میں 6 سال سے 9 سال کے بیچ ہی یہ طے ہو جاتا ہے کہ بچے یا بچی کو کون سے کھیل میں طلائی طمغہ جیت کر دیس کا نام روشن کرنا ہے۔ اگلا اولمپک 2008 میں بیجنگ میں ہے چین سرکار ابھی سے طلائی تمغے کے حصول کی پالیسی بنا کر کوششوں میں لگ گئی ہے لاکھوں بچے طلائی تمغے کی خواب میں ابھی سے تراشے خراشے جارہے ہیں جب کھلاڑی کھیل سے ریٹائرمنٹ لیں گے حکومت انہیں آگے بڑھائے گی۔ اور ان کے تمام خرچ اٹھائے گی یہ ہے چین کی کامیابی کا راز۔☆

معاصرین کی آراء

## مسلمان ہر جگہ غیر منظّم اور منتشر اور اتحاد کے دشمن ہیں

اخبارات۔ رسائل، مجالس محافل اور مشاعروں میں عام طور پر ایک شکایت کی جاتی ہے کہ مسلمانوں کا کوئی لیڈر نہیں کوئی تنظیم نہیں۔کوئی فنڈ نہیں۔کوئی آواز نہیں کوئی مرکزی انجمن نہیں۔ کوئی بیت المال نہیں۔ کوئی اخبار نہیں۔ کوئی پارٹی نہیں۔ دوسرے الفاظ میں مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کا کوئی ایک لیڈر ہو ایک اخبار ہو، ایک پارٹی ہو، ایک آواز ہو، خواہش تو اچھی ہے مگر سوال یہ ہے کہ کیا خود مسلمان آپس میں ایک ہیں۔ اگر انکے درمیان سے کوئی آل انڈیا لیول کا لیڈر ابھر نہیں رہا ہے تو اس لئے کہ مسلمان لیڈر خود اپنے میں سے کسی ایک کو ابھرتا ہوا، مشہور ہوتا ہوا یا اعلیٰ عہدے پر فائز ہوتا ہوا دیکھ نہیں سکتے۔سب ایک دوسرے سے جلتے اور حسد کرتے ہیں ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے ہیں، الزام لگاتے ہیں، بدنام کرتے ہیں اور اس کو ختم کر دیتے ہیں۔ایسے ماحول میں کوئی لیڈر کیونکر پنپے گا۔جو شخص مسلمانوں کے نام پر کامیاب ہوتا اور لیڈر بنتا ہے وہ مسلمانوں کو بھول کر اپنی اپنے بیٹے بیٹیوں اور دامادوں کی بھلائی چاہنے اور دونوں ہاتھوں سے دولت لوٹ کر کروڑ پتی بننے کی کوشش شروع کر دیتا ہے۔قوم کا نام لیکر ہر طرح سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن قوم کو نقصان پہنچاتا ہے۔جب قوم بیوقوف اور لیڈر خود غرض ہوں تو پھر ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کا سوال ہی کہاں رہتا ہے۔اسی طرح اگر مسلمانوں کی کوئی تنظیم نہیں تو اس لئے کہ مسلمان ہر جگہ غیر منظّم اور منتشر ہیں۔ تنظیم آپسی اتحاد سے پیدا ہوتی ہے اور مسلمان اتحاد کے دشمن ہیں۔ ہر جگہ لڑ رہے ہیں کورٹ کچہری میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب مسلمان آپس میں دست گریباں ہوں ایک دوسرے کو مار رہے ہوں کفر کے فتوے داغ رہے ہوں ذات پات اور برادری میں منقسم ہوں تو ان کے درمیان یکدلی اور یکجہتی کیونکر پیدا ہوگی اسی طرح مسلمان ایک آواز نہیں ہوتا اس لئے کہ ان کے مذہبی سیاسی اور سماجی لیڈر ایک دوسرے کے مخالف اور عیب تلاش کرنے والے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ جتنے منہ اتنی بولیاں ہیں۔ جہاں تک فنڈ کا معاملہ ہے مسلمان انتہائی بے وقوفی سے یہ حساب لگاتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی 20 کروڑ ہے اگر یہ مان لیا جائے کہ 20 نہیں 15 کروڑ ہی ہے تو کھاتے پیتے مسلمان اگر اپنا غیر ضروری خرچ کو ترک کر کے روزانہ ایک روپیہ مسلم ویلفئر فنڈ میں دیں تو ہر روز 15 کروڑ روپے وصول ہوں گے۔ایک ہفتے میں 105 کروڑ روپے اور ایک مہینے میں 3150 کروڑ روپے وصول ہو جائیں گے اور ایک سال میں یہ رقم 9 ہزار 800 کروڑ روپے ہو جائے گی۔اتنی بڑی رقم سے ہندوستانی مسلمان کیا نہیں کرسکتا۔ بے شمار مدرسے۔ اسکول کالج ٹیکنیکل ادارے میڈیکل اسپتال غریبوں کیلئے رہائشی مکان دکان بازار پلازے سب کچھ کھول سکتا ہے۔مسلمان اگر عزم ہمت سے کام لیں اور ایک دن میں ایک روپیہ دیں تو وہ کیا کچھ کر کے نہیں دکھا سکتے۔بات دیکھنے میں کتنی اچھی ہے ایسا دکھائی دیتا ہے اگر سچ ایسا ہوگا تو ہندوستان میں ایک مسلمان بھی غریب یا محتاج نہیں رہے گا۔مگر اس پروگرام پر قیامت تک عمل نہیں ہوسکتا کیونکہ سب سے پہلا سوال یہ اٹھتا ہے کہ پیسہ وصول کرنے کیلئے جائے گا کون۔جمع کر کے رکھے گا کون اس کا حساب رکھے گا کون اور خرچ کرے گا کون۔ مسلمان مل بیٹھ کر اور ایمانداری و ذمہ داری سے اردو اکادمی نہیں چلا سکے اوقاف کی زمینات نہیں رکھ سکے درگاہوں اور خانقاہوں کا حساب نہیں رکھ سکے شہروں

بقیہ صفحہ ( 16 ) پر ملاحظہ فرمائیں

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

# The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 7-14. Sep. 2004 Issue No : 36

**Subscription**
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

# ہمیں مسلمانوں کو اس بات سے آگاہ کرنا ہوگا کہ اسلامی ریاستیں یا اسلامی گروہوں کے پاس جنت کی کنجی نہیں

## ......ایران کی نوبل انعام یافتہ خاتون شیریں عبادی کے خطاب سے......

یونیورسٹی آف میری لینڈ کے صدر C.D.Mote, Jr نے یونیورسٹی میں فارسی علوم کا مرکز قائم کرنے کا اعلان کیا ہے انہوں نے اس موقع پر کہا کہ یہ پروگرام نہ صرف واشنگٹن ڈی سی میں بلکہ امریکہ کے شمال مشرقی حصے میں بھی اپنی نوعیت کا یہ پہلا پروگرام ہے۔ پروفیسر احمد کریمی کو اس مرکز کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے وہ فارسی ادب کے ایک ممتاز دانشور ہیں اور دنیا میں فارسی دانشوروں کی سب سے بڑی تنظیم انٹرنیشنل سوسائٹی فار ایرانین اسٹڈیز ISIS کے صدر بھی ہیں۔ جس کے سات سو ارکان ہیں۔ پروفیسر کریمی نے حال ہی میں ایران کی نوبل انعام یافتہ خاتون شیریں عبادی کے امریکہ اور کینڈا کے دو ماہ کے دورے کا اہتمام کیا۔

کریمی حقائق نے بتایا کہ یہ مرکز آئندہ خزاں میں فارسی زبان، ادب اور ثقافت کے بارے میں انڈر گریجویٹ ڈگری کی سطح کے پروگرام شروع کرے گا۔ فارسی زبان بولنے والے دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے دانشوروں کے تبادلوں کے پروگرام اگلے دو تین سال تک شروع کئے جائیں گے۔

انہوں نے بتایا کہ یہ پروگرام تین طرح کے طالب علموں کیلئے ہیں اول وہ ایرانی نژ اد امریکی باشندے جن کے والدین ایران اور فارسی بولنے والے دیگر ایشیائی ممالک کے تمدن سے تعلق رکھتے ہیں۔ دوسرے وہ امریکی باشندے جو مشرق وسطی کی زبانوں اور ادبیات کے مطالعے کے خواہاں ہیں اور تیسرے وہ طالب علم جو مختلف ادبیات کا تقابلی جائزہ لینا چاہتے ہیں اور فارسی ادب کو ایک مقامی یا غیر فارسی پس منظر میں پڑھنا چاہتے ہیں۔

کریمی حقائق نے بتایا کہ میری لینڈ کا یہ مرکز فارسی علوم کے دیگر شعبوں کی نسبت وسیع تر مطالعہ پر توجہ دے گا۔ مثال کے طور پر طلباء طالبات اسلامی تصوف، یہودی و عیسائی طریقت کا مطالعہ کرسکتے ہیں یا اُن کا تقابلی جائزہ لے سکتے ہیں یا اس بات کی جستجو کرسکتے ہیں کہ ۱۳ دیں صدی کے فارسی شاعر رومی کے تصور روحانیت نے انہیں آج کے دور میں کیسے اتنا مقبول بنادیا۔

کریمی نے کہا کہ امریکہ میں فارسی علوم کے مراکز کی ترویج بہت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں مشرق وسطی کی ثقافتوں بالخصوص فارسی ثقافت کا بہت کم مطالعہ کیا گیا اس لئے امریکہ کے وفاقی اور دارالحکومت واشنگٹن میں اس مرکز کا قیام خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے درمیان اتنے زیادہ ایرانی باشندے یا ایرانی ماہرین موجود ہیں۔ یہ شہر دونوں ممالک کے عوام کے درمیان ثقافتی سطح پر زیادہ فکری ہم آہنگی قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

ممتاز ایرانی قانون دان اور انسانی حقوق کی علمبردار شیریں عبادی نے جنہیں ۲۰۰۳ میں نوبل انعام بھی ملا ہے۔ تقریب میں کلیدی خطاب کیا۔ وہ امریکہ اور کینیڈا کے دو ماہ کے دورے پر ہیں جہاں وہ انسانی حقوق مثلاً جمہوریت، مساوات اور آزادی تقریر اور مذہبی آزادی کے اصولوں کی روشنی میں اسلامی قانون کی تشریح کرنے کی ضرورت پر زور دے رہی ہیں۔

شیریں عبادی ۷ / اپریل کو کینڈا پہنچیں اور ۱۱ / جون کو امریکہ سے روانہ ہوں گی۔ اس دوران انہوں نے ۲۵ مقامات پر خطاب کیا جن میں مختلف جامعات، تھنک ٹینکس، غیر منافع بخش تنظیمیں اور اقوام متحدہ کے ادارے شامل ہیں۔ واشنگٹن ڈی سی کے مضافات میں واقع میری لینڈ یونیورسٹی میں ۱۲ مئی کو اپنے لیکچر میں عبادی نے کہا کہ اسلام دہشت گردی یا تشدد کا حامی مذہب نہیں ہے بلکہ اسلام کی اصل روح مساوات ہے۔

انہوں نے ان عناصر پر نکتہ چینی کی جو ایک فرد یا چند مسلمانوں کی بداعمالیوں اور برے کاموں کو مذہب اسلام سے منسوب کرتے ہیں اور جن کا یہ کہنا کہ اسلام مغربی تہذیب سے مطابقت نہیں رکھتا۔

" ہمیں افراد کی غلطیوں کو ان کے مذہب سے علیحدہ کرنا ہوگا عبادی نے ۵۰۰۰ طلبہ، اساتذہ اور علاقے کے لوگوں کے اجتماع سے کہا

ایسی آمرانہ حکومتوں کے بارے میں جو اسلام کی آڑ میں پناہ لیتی ہیں اور اپنے شہروں کے حقوق غصب کرتی ہیں اظہار خیال کرتے ہوئے مسلم دانشوروں پر زور دیا کہ وہ عام مسلمانوں کو ہر قسم کے دستیاب ذرائع اور وسائل سے اسلام کی متحرک روح سے آشنا کرائیں۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں مسلمانوں کو اس بات سے آگاہ کرنا ہوگا کہ اسلامی ریاستیں یا اسلامی گروہوں کے پاس جنت کی کنجی نہیں ہے اور اسلام کے نام پر کاروائی کرنے سے ضروری نہیں کہ وہ کام اسلامی بھی ہو جائے۔ جب یہ سوچ عام ہو جائے گی تب ہی ہم دہشت گرد تنظیموں کے بجائے جدید اسلامی تحریک کو نمودار ہوتے دیکھیں گے۔

شیریں عبادی نے کہا کہ جمہوریت اور انسانی حقوق تمام تہذیبوں اور معاشروں کے جزو لاینفک ہیں، زندگی، جائیداد کا احترام اور شرف انسانی ہر تمدن اور مذہب میں مقدس ہیں۔ اسی طرح دہشت گردی، تشدد، ایذا رسانی اور انسانیت کی تذلیل ہر معاشرے اور مذہب میں نفرت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔

دنیا میں امن صرف اسی وقت قائم ہوسکتا ہے جب ہر طرف انسانی حقوق کی پاسداری ہو۔ ہم اس بات کو پسند کریں یا نہ کریں لیکن عالمگیریت کے تصور نے جنگ اور امن کو بھی عالمگیر بنادیا ہے۔ اگر ہم عالمی امن کے خواہاں ہیں تو ہمیں اپنے ملکوں میں اور ہر جگہ پر جدوجہد کرنا ہوگی۔ انسانیت کی تقدیر ایک دوسرے سے اس طرح منسلک ہے کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص تو اس دنیا سے لطف اندوز ہو اور دوسروں کو اس سے محروم کردے۔

عالم اسلام میں افراتفری کے باوجود میرا یہ خواب ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ اسلام نہ صرف جمہوریت اور انسانی حقوق سے مطابقت رکھتا ہے بلکہ وہ دنیا میں بھی اُن اقدار کے فروغ کا علمبردار بن سکتا ہے۔ جب میں ایک ایسے عالم انسانیت کو دیکھتی ہوں جہاں ہر انسان دوسرے انسان کا دُکھ محسوس کرے اور اُسے اپنا درد تصور کرے یہی تو میرا خواب ہے۔

اصل چیلنج یہ ہے کہ ہم خواب دیکھنے والوں کی طرح سوچیں اور عملیت پسندوں کی طرح کام کریں ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بنی نوع انسان کے بہت سے کارہائے نمایاں ابتدا میں ایک خواب ہی تو تھے۔

(ہفت روزہ "لاہور" ۱۰ جولائی ۲۰۰۴)

---

بقیہ صفحہ ( 15 )

میں ایک بیت المال نہیں چلا سکے مسجدوں کے دکانوں کا حساب نہیں رکھ سکے کسی مسجد کمیٹی میں ایماندار لوگوں کو نہیں لا سکے تو وہ آل انڈیا مسلم فنڈ کیسے رکھ سکیں گے۔ اور اتنے ہزار کروڑ روپے کا امانت اور دیانت سے استعمال کیسے کرسکیں گے۔ اس فنڈ کو دبانے کھانے اور چرانے کیلئے ہزارہا مسلم جمع ہو جائیں گے۔ اور ایسا خون خرابہ ہوگا کہ خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔ نہیں معلوم اس فنڈ سے مسلمانوں کا بھلا ہونے کے بجائے کتنی بہنیں بیوہ اور یتیم ہو جائیں گی اور کتنے گھر باپ بیٹوں سے محروم ہو جائیں گے۔ کیونکہ غنڈوں لٹیروں، چوروں اور ظالموں کی ایسی فوج اس فنڈ پر قبضہ کرنے کیلئے ہر جگہ پیدا ہوگی جس کو روکنا کسی کے بس میں نہیں ہوگا۔ اللہ کے رسولؐ نے 23 سال تک صرف اسلام کی تبلیغ ہی نہیں کی تھی بلکہ اخلاق و کردار پیدا کرنے اور اللہ کا خوف دلوں میں بٹھانے اور ہر معاملے میں اللہ کو حاظر و ناظر جان کر ایمانداری سے کام کرنے کا شعور پیدا کیا تھا۔ اسی لئے جب اسلامی فتوحات کا دور شروع ہوا اور مال غنیمت آنے لگا تو مسجد نبویؐ کے صحن میں سونے چاندی کے ڈھیر لگ جاتے تھے مگر کوئی شخص اس کی طرف دیکھتا تک نہیں تھا۔ اللہ کا رسولؐ ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق تقسیم کرتا تھا اس رسول کی خدا خوفی انصاف دیانت او رعدل کا یہ عالم تھا کہ اپنی چہیتی بیٹی نے درخواست کی کہ ابا جان چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں چھالے اور پانی ڈھوتے ڈھوتے کمر پر نشان پڑ گئے ہیں۔ آپ لونڈیاں تقسیم کر رہے ہیں میرا بھی خیال رکھئے تو اللہ سے ڈرنے والے باپ نے جواب دیا بیٹی تم سے زیادہ حقدار موجود ہیں تو تمہیں کیسے دوں۔ ہاں اگلی مرتبہ تمہارا ضرور خیال رکھوں گا۔ مگر وعدہ نہیں کرسکتا کہ ضرور دوں گا۔ اس لئے کہ اس وقت بھی تم سے زیادہ حقدار نکل آئے تو ترجیح انہیں کو دی جائے گی آج مسلمانوں میں کوئی ہے ایسا باپ جو بیٹی سے زیادہ دوسروں کا خیال کرے۔ اس قدر امانت اور دیانت سے کام کرے کہ اپنے لئے کچھ نہ رکھے اور دوسروں کو ہاتھ بھر کردے۔ اب تو بیٹوں بیٹیوں اور دامادوں کو لیڈر بنانے والے ہیں۔ اربوں روپوں کی پراپرٹی ان کے نام کرنے والے ہیں۔ جب لیڈر مار کر کھانے والے ہوں تو وہ مسلم فنڈ کہاں رکھیں گے۔ آج کے زمانے میں کون بے وقوف فنڈ جمع کرنے ان کو دینے کا خیال کرے گا۔ وہ زمانہ گیا جب کہ مٹھی بھر اناج جمع کرکے اسے فروخت کیا جاتا تھا عمارتیں تیار کی جاتی تھیں۔ انجمن اور بیت المال قائم کئے جاتے تھے۔

(ہفت روزہ نشیمن بنگلور ۸ اگست ۲۰۰۴)